بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 22/اپریل 2004 بمطابق یکم ربیع الاول 1425 ہجری بروز جمعرات بوقت دس بجکر چالیس منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر الحاج جمال شاہ کاکڑ بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر۔ السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

اعوذ با اللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وسارعوا الی مغفرہ من ربکم و جنۃعرضھا السموت الارض اعدت للمتقینo الذین ینفقون فی السراء والضراء والکاظمین الغیظ و العافین عن الناس واللہ یحب المحسنینo

صدق اللہ العظیمo

ترجمہ۔ اور اپنے پروردگار کی بخششوں کی طرف تیز گام ہو جاؤ نیز ان کی جنت کی طرف جس کے پھلاؤ کا حال یہ ہے کہ اسمان زمین کی چوڑائی ایک طرف اور اکیلا اس کا پھلاؤ ایک طرف جو متقی انسانوں کے لئے تیار کی گئی ہے وہ متقی انسان جن کے اوصاف یہ ہیں خوشحالی ہو یا تنگ دستی لیکن ہر حال میں خدا کے لئے مال خرچ کرتے ہیں غصہ میں آکر بے قابو ہو جاتے ہیں اور لوگوں کے قصور بخش دیتے ہیں وہ نیک کردار لوگ ہیں اور اللہ نیک کرداروں کو دوست رکھتا ہے۔ وما علینا الا البلاغ

جناب اسپیکر۔ سیکرٹری اسمبلی بلوچستان اسمبلی کے موجودہ سیشن کے لئے چیئرمینوں کے پینل کا اعلان کر دیں۔

محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی) بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار کے قائدہ نمبر تیرہ کے تحت اسپیکر صاحب حسب ذیل اراکین کو اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے۔

میر جان محمد خان جمالی۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔

محترمہ ثمینہ سعید۔

جناب اسپیکر۔ جی! جان محمد بلیدی صاحب اپنی تعزیتی قرارداد پیش کریں۔

جان محمد بلیدی۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔

تعزیتی قرارداد۔

اسرائیل اورامریکہ کی عوام دشمن پالیسیوں نے دنیا کوایک نئے بحران میں مبتلا کر دیا ہے اسرئیل کی فاشسٹ حکومت نے ایک بار پھر انسانیت اور اخلاقیات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے فلسطین کے ہر دلعزیز رہنما اور حماس کے قائد عبدالعزیز رینتنسی کی کار پر حملہ کر کے ان کو ساتھیوں سمیت شہید کر دیا ہے یاد رہے کہ یہ اسرائیل کا مرکزی قائدین پر یہ دوسرا بڑا حملہ ہے اس سے پہلے بزرگ رہنما شیخ حامد سعید کو شہید کر دیا تھا اسرئیل کی فلسطین کے خلاف کارروائیوں میں اضافے کے باوجود جمہوریت کے نام نہاد چیمپیئن امریکہ بہادر کی ان کو حمایت حاصل ہے جس کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ عراق میں ہسپتالوں اسکولوں گھروں پر امریکی بمباری کی بھی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے اسرئیل کے ہر دلعزیز رہنما عبدالعزیز رینتنسی ان کے ساتھیوں اور عراق میں امریکہ کے ہاتھوں شہید ہونے والے افراد کی اجتماعی دعا کی جائے۔ اسرائیل اور امریکہ کے حواریوں کے لئے بددعا کی جائے تاکہ وہ تباہ وبرباد ہو۔

جناب اسپیکر۔ قرارداد جو پیش کی گئی وہ یہ ہے کہ اسرائیل اور امریکہ کی عوام دشمن پالیسیوں نے دنیا کوایک نئے بحران میں مبتلا کر دیا ہے اسرئیل کی فاشسٹ حکومت نے ایک بار پھر انسانیت اور اخلاقیات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے فلسطین کے ہر دلعزیز رہنما اور حماس کے قائد عبدالعزیز رینتنسی کی کار پر حملہ کر کے ان کو ساتھیوں سمیت شہید کر دیا ہے یاد رہے کہ یہ اسرائیل کا مرکزی قائدین پر یہ دوسرا بڑا حملہ ہے اس سے پہلے بزرگ رہنما شیخ حامد سعید کو شہید کر دیا تھا اسرئیل کی فلسطین کے خلاف کارروائیوں میں اضافے کے باوجود جمہوریت کے نام نہاد چیمپیئن امریکہ بہادر کی ان کو حمایت حاصل ہے جس کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ عراق میں ہسپتالوں اسکولوں شہریوں پر امریکی بمباری کی بھی شدید الفاظ میں مذمت

کرتے ہوئے اسرئیل کے ہردلعزیز رہنما عبدالعزیز ریئنتسی ان کے ساتھیوں اورعراق میں امریکہ کے ہا تھوں شہید ہونے والے افراد کیلئے اجتماعی دعا کی جائے۔اسرائیل اورامریکہ کےحواریوں کے لئے بددعا کی جائے تاکہ وہ تباہ وہ برباد ہو۔

میر بالاچ خان مری جو حادثے میں ہلاک ہوگئے ان کے لئے بھی دعا کریں۔

جناب اسپیکر ۔آیا قرارداد کومنظور کیا جائے ۔(قرارداد منظور ہوئی)۔مولوی صاحب دعائے کرائیں ۔(دعائے مغفرت کی گئی)

جناب اسپیکر ۔ہمارے اس صوبے میں جوبھی افراد وفات پا گئے اور جہاں بھی حادثات ہوئے ان کے لئے اجتماعی دعائے مغفرت کریں۔(اجتماعی دعائے مغفرت کی گئی)

جناب اسپیکر ۔آج مجھے سربراہ جعفریہ الائینس کی جانب سے ایک یاداشت موصول ہوئی ہے میں یہ یاداشت مزید کارروائی اورغور کے لئے قائدایوان کے سپرد کرتا ہوں۔یہ پھرقائدایوان کودے دیں۔

سردارثناءاللہ زہری۔جناب!مہربانی یہ ہماری ٹیبل پر رکھ دیں تاکہ ہم دیکھیں کیا یاداشت ہے۔

جناب اسپیکر ۔مجھے بھی پندرہ بیس منٹ پہلے پیش کیا گیا یہ جو یاداشت ہے جوکوئٹہ اور بلوچستان میں وا قعات ہوئے ہیں ایک ہی کاپی تھی میں نے ان سے کہامزید کارروائی کے لئے میں قائدایوان کودیتاہوں۔

جناب اسپیکر۔اس کی فوٹوسٹیٹ کرکے سب کی ٹیبل پر رکھ دیں۔

جان محمد بلیدی۔پوائینٹ آف آرڈر۔

جناب اسپیکر۔اب سوالات کا وقفہ ہے بعد میں پیش کریں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ ۔جناب!یہ بلوچستان کا ایک اہم مسئلہ ہے۔بلوچستان کی تاریخ میں کبھی نہیں ہوا ہے۔

جناب اسپیکر۔اس کے بعد۔سوالات کے بعدآ ئیں گے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔جناب!میں یہاں قائدحزب اختلاف کی حیثیت سے بات کررہاہوں کہ یہاں جو اس وقت ہماری اس حکومت کا رویہ ہے کہ حکومت کے خلاف تقریر کرنے پر پانچ افراد کی وارنٹ گرفتاری۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔ کچکول صاحب! پلیز آپ سُن لیں آپ کو موقع دیں گے۔ان سوالات کے بعد اس پہ بات کریں گے۔جی میر جان محمد جمالی صاحب اپنا سوال نمبر دریافت فرمائیں۔۔۔۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔اس سلسلے میں ہم لوگ کیا کرلیں گے یہ جو آپ لوگوں کا عمل ہے اسکے خلاف ہم لوگ یہاں اسمبلی کے فلور میں احتجاجاً دھرنا دیں گے سر! (اراکین اپوزیشن اپنی نشستوں سے اُٹھے اور ایوان کے درمیان میں آکے دائرے کی شکل میں دھرنا دیئے۔قائدایوان،سینئر وزیر اور ڈپٹی اسپیکر صاحب انکے پاس گئے اور انہیں یقین دہانی کرائی جس پر اراکین اپوزیشن اپنی نشستوں پر واپس چلے گئے)

مولانا عبدالواسع (سینئروزیر) جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر۔جی!

مولانا عبدالواسع (سینئروزیر) میں کچکول علی صاحب سے اور تمام حضرات سے یہی گزارش کرتا ہوں کہ بلوچستان کی روایات کی بات ہورہی ہے اور روایات میرے خیال میں بلوچستان کی یہ روایات بھی نہیں رہی ہیں ابھی تک میرے دوست اِدھر تشریف فرما ہیں، جناب اسپیکر! اس معاملے پہ جو اخبار کی حد تک ہم نے پڑھا اور حکومتی پارلیمانی پارٹی نے اس پہ غور کیا اور ابھی ہم نے سارے رپورٹوں کو منگوایا ہے اور شاید قائدایوان ابھی پہنچ گئے آئی جی کو بھی بُلایا اور سب کو بُلایا۔ہمیں بھی اخبار کے حوالے سے پتہ چلا۔تو میں سمجھتا ہوں کہ میں دوستوں سے گزارش کرتا ہوں کہ ہم نے وہ سارے معاملے کو منگوایا کہ اصل معاملہ کیا ہے اور کیا طریقہ کار ہے۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔نہیں مولانا صاحب۔۔۔

مولانا عبدالواسع (سینئروزیر) جی۔

جناب اسپیکر۔آپ سُنیں! اب آپ کو پتہ نہیں ہے حکومت کو پتہ نہیں۔

مولانا عبدالواسع (سینئروزیر) نہیں۔

جناب اسپیکر۔اچھا جب حکومت کو پتہ نہیں ہے وارنٹ کیسے نکلے؟

مولانا عبدالواسع (سینئروزیر) اب ہم اس پہ تحقیقات کررہے ہیں۔ہم کہتے ہیں کہ جب حکومت کو پتہ نہ ہو کوئی اس طرح وارنٹ ہو تو ہم بھی اسکے خلاف ہیں کیونکہ یہ بلوچستان کی روایت، ہم نے ان سے پہلے

وہاں حکومتی پارلیمانی گروپ نے اس بات پہ غور کر دیا، یہ ہمارے زیرِ بحث آیا اور اس سلسلے میں ہم نے قائد ایوان نے میرے خیال میں آئی جی کو بھی بلایا اور وہ سب اداروں کو بُلایا شاید اُن کو معلومات ابھی کی ہوگی، کیا ہوا ہے کیا معاملہ ہے؟ تو میں دوستوں سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی سیٹوں پہ بیٹھ جائیں۔ میں آپ کے توسط سے گزارش کرتا ہوں کہ اس معاملے میں ہم آپ لوگوں کے ساتھ ہیں۔

جناب اسپیکر۔ کچکول صاحب! سُنیں۔ سردار صاحب سُنیں۔ سردار صاحب آپ لوگ جائیں وہ خود کر لیں گے۔ اب سردار صاحب سوالات کے بعد پوائنٹ آف آرڈر پہ۔۔۔۔

سردار ثناء اللہ زہری۔ سر! میں اس پہ بات کرلوں گا پوائنٹ آف آرڈر پہ ہوں میں۔

جناب اسپیکر۔ سردار صاحب! پلیز ابھی آپ۔۔۔۔

سردار ثناء اللہ زہری۔ سر! آپ رولز پڑھیں ناں پوائنٹ آف آرڈر پہ۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔ مہربانی۔ میر جان محمد جمالی صاحب اپنا سوال نمبر 353 دریافت کریں۔

☆353 میر جان محمد جمالی۔ کیا وزیر ملاز متہاء وامور انتظامیہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بلوچستان ہاؤس کراچی کیلئے نیا پلاٹ خریدنے کا اشتہار مشتہر کیا گیا ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو نیا پلاٹ خریدنے کیلئے کل کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟ مکمل تفصیل دی جائے۔ نیز پہلے پلاٹ کو فروخت کرنے کی وجوہات بھی بتلائی جائے؟

وزیر ملاز متہاء وامور انتظامیہ۔ (الف) بلوچستان ہاؤس کراچی کی تعمیر کے لئے پلاٹ کی خریداری کا اشتہار جو کہ 4000 مربع گز ڈیفنس کے علاقے میں واقع ہے اخباروں میں دیا گیا ہے۔

(ب) پلاٹ کے لئے ایک مخصوص رقم مختص نہیں کی گئی ہے خریداری کے لئے حکومت نے ایک کمیٹی بنائی ہے ریٹ موصول ہو چکے ہیں کمیٹی نے اسکی منظوری نہیں دی ہے اس سے پہلے ایک بلوچستان ہاؤس کراچی میں تھا اس بلوچستان ہاؤس کو دسمبر 1995 میں (M)29.900 ملین روپوں میں تعمیر کیا گیا تھا اس کے مکمل ہونے کے بعد یہ بلڈنگ خالی پڑی رہی صوبائی کابینہ کی 11 اپریل 2003 کی میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس کو فروخت کیا جائے صوبائی کابینہ نے 5 مارچ 2003 کی میٹنگ میں بلوچستان ہاؤس کراچی کو حکومت سندھ کو (M)35.000 روپوں میں فروخت کرنے کی منظوری دی۔ جون اور جولائی

2003 حکومت سندھ نے 35.000(M) ملین روپے حکومت بلوچستان کو ٹرانسفر کیئے۔ بلوچستان ہاؤس کراچی کو حکومت سندھ کے حوالے کیا گیا۔

جناب اسپیکر۔ جی جان محمد جمالی صاحب۔ ضمنی سوال اگر ہے تو پوچھیں۔

میر جان محمد جمالی۔ جناب اسپیکر صاحب! میری گزارش ہے کہ جو بلڈنگ بنائی گئی تھی کیا جس رقم پر یہ بیچی گئی ہے بلڈنگ وہ مناسب انکو قیمت ملی ہے؟ ایک تو میری یہ ہے ضمنی۔ دوسرا وہ بلڈنگ ایمنٹی پلاٹ تھا جو حکومتِ سندھ نے اُسوقت دیا تھا حکومتِ بلوچستان کو پرانی بات ہے۔ بس ان دو چیزوں کی میں وضاحت چاہتا ہوں floor of the house میں۔

جناب اسپیکر۔ جی جمالی صاحب!

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی)۔ جناب اسپیکر! جو پہلے بلوچستان ہاؤس کی بلڈنگ بنائی گئی تھی پچھلی گورنمنٹ نے اُسکو تین کروڑ میں فروخت کر دیا تھا جبکہ فوجی گورنمنٹ تھی۔ تو ابھی جو لیٹسٹ position ہے اُس دن میں گورنر صاحب کے پاس بھی گیا اور چیف منسٹر صاحب سے بھی اجازت لی ہے جو موجودہ بلوچستان ہاؤس کراچی ہے اُسکے ساتھ ایک بڑا پلاٹ پڑا ہوا ہے تو اُس پہ ہم کم از کم چار family suites اور بنا رہے ہیں اور جس کی اجازت مِل گئی ہے۔ نقشے تیار ہو گئے ہیں اور اُن کا بھی خرچہ تقریباً تین کروڑ روپے بنتا ہے۔ تو جو پہلے گورنمنٹ نے بیچی تھی کن وجوہات پہ ہمیں اسکا نہیں معلوم ہے۔ کہ شاید یہ استعمال ہو رہی تھی بلوچستان ہاؤس یا نہیں۔ ابھی ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جہاں پہ موجودہ بلوچستان ہاؤس کراچی میں ہے وہاں پہ انشاء اللہ ہم ایک نئی بلڈنگ بھی کھڑی کر دیں گے تاکہ ہمارے ایم پی اے صاحبان منسٹر صاحبان جب بھی کراچی جائیں وہ اُسکو utilize کریں اور اُن کو اُسی رقم میں ہم وہاں نئی بلڈنگ بنا رہے ہیں۔

میر جان محمد جمالی۔ جناب اسپیکر! ایک گزارش کرتا چلوں جو موجودہ بلوچستان ہاؤس کراچی ہے، جب مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر تھے جنرل رحیم الدین تو اُنہوں نے اپنے ذمہ لے لیا تھا پراپرٹی سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی ہے لیکن گورنر ہاؤس نے جب سے اُن کو لیا تو آج تک ہم واپس نہیں کرا سکے چاہے میں تھا چاہے نواب ذوالفقار تھے یا نواب اکبر خان تھے کوئی بھی واپس نہیں کرا سکے۔ basically وہ

property ہے Services and General Administration کی۔ایک تو یہ ہمیں ذہن نشین کرنا چاہیئے دوسرا اسوقت جو entrances ہیں اور exits ہیں وہاں ہر طرف اسکول ہیں۔ بہت دفعہ وہاں پہنچنا ناممکن ہو جاتا ہے۔میری تو گزارش ہوگی کہ کوئی اچھی locality پہ shift کریں۔وہاں تو آنا جانا ہی مسئلہ ہوگیا ہے اتنے اسکولز ہیں اگر میں غلط نہ ہوں تو جام صاحب کو معلوم ہے چار سے چھ اسکول ہیں بچوں کے۔

<u>جناب اسپیکر</u>۔ok ۔وہ نوٹ کرلیا گیا ہے۔ اچھا ڈاکٹر شمع اسحاق اپنا سوال نمبر دریافت کریں۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال</u>۔جناب اسپیکر!

<u>جناب اسپیکر</u>۔دو question ہو گئے ہیں last question جی۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال</u>۔جمالی صاحب نے بات کی ہے ہمیں بھی تو یہ حق ہے ۔ یہ تو ہاؤس کی پراپرٹی property ہوگئی ہے۔

<u>جناب اسپیکر</u>۔جی!

<u>عبدالرحیم زیارتوال</u>۔جناب! اس وقت جو بلڈنگ تعمیر کی گئی تھی دو کروڑ ننانوے لاکھ روپے اِس پہ خرچ ہوئے تھے اور تین کروڑ پچاس لاکھ روپے کا یہ بیچا گیا ہے، بعد میں۔یعنی کِس بُنیاد پہ؟ جمالی صاحب کہتے ہیں کہ پرانی گورنمنٹ میں ہوا ہے۔سوال کا جواب میں اِسکی وجوہات آنی چاہیئے تھیں کہ کیوں اُنہوں نے فروخت کیا ؟ کِس بُنیاد پہ اُنہوں نے فروخت کیا ؟ اب دوبارہ اُسکو کیوں بنا رہے ہیں؟ اُس کی complete answer ہونا چاہیئے تھا یہاں جوکہ نہیں ہے۔

<u>جناب اسپیکر</u>۔سپلیمنٹری میں تو اُس نے جواب دیدیا۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال</u>۔جی!

<u>جناب اسپیکر</u>۔سپلیمنٹری میں جواب دیدیا اُس نے۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال</u>۔ جواب تو یہ نہیں ہے جناب! کہ وہ پرانی گورنمنٹ نے کیا ہے تو اُس میں وجوہات لکھی ہوئی ہونی چاہئیں کہ کِس بنیاد پہ ہم فروخت کررہے ہیں؟ جو بھی تھا۔

<u>جناب اسپیکر</u>۔جی جمالی صاحب!

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) اِسکی جناب! میں گزارش کروں گا جو گورنمنٹ اُسوقت تھی آپکی elected government اُنہوں نے بنائے تھے بلوچستان ہاؤس وہاں پہ۔ مگر جو non-elected government تھی اُنہوں نے تقریباً تین کروڑ روپے میں وہ بیچی ہے۔ اب میں معزز ممبر سے یہ کہوں گا کہ ہم اُن سے پوچھ لیتے ہیں کہ کن وجوہات پہ اُنہوں نے یہ فروخت کی؟ کیونکہ ہماری گورنمنٹ اُسمیں ملوث نہیں ہے اور فوجی گورنمنٹ نے جو اُسوقت گورنر صاحب چیف ایگزیکٹو بھی وہی تھے اُنہوں نے اُسوقت فیصلہ کرکے کابینہ سے یہ بلڈنگ بکوادی تھی۔ تو اُسکے ہم ذمہ وار نہیں ہیں۔ ابھی حالت یہ ہے کہ جیسے جان محمد صاحب نے کہا ہے کہ جی ہے ایس اینڈ جی اے ڈی کے نیچے ایک پورشن portion گورنر ہاؤس کے پاس ہے۔ تو ابھی ایس اینڈ جی اے ڈی وہاں پہ نیا پورشن بنا رہا ہے۔ اب آیا وہ ہمیں ٹرانسفر ہوتی ہے یا نہیں ہوتی وہ ایک گورنمنٹ کی پالیسی بعد میں مُرتب کی جائے گی۔

جناب اسپیکر۔ ok۔

سردار ثناء اللہ زہری۔ جناب اسپیکر میں ایک سپلیمنٹری سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔ ابھی تین سپلیمنٹری ہوگئے ہیں سردار صاحب!

سردار ثناء اللہ زہری۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں جناب! وزیر موصوف سے۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔ سردار صاحب! تین سپلیمنٹری ہوگئی ہیں۔

سردار ثناء اللہ زہری۔ یہ اہم مسئلہ ہے جناب! اس پہ ہمیں بولنے دیں پلیز۔

جناب اسپیکر۔ اچھا چلیں۔ ok۔

سردار ثناء اللہ زہری۔ اب سپلیمنٹری وہ کرتے رہیں گے ہم کہاں جائیں؟

جناب اسپیکر۔ ok۔

سردار ثناء اللہ زہری۔ اس پہ اُنہوں نے، آپ نے لکھا ہے کہ چار ہزار مربع گز ڈیفنس کے علاقے میں واقع تھا اور آپ نے کہا ہے کہ اسکو تین کروڑ روپے میں بیچا گیا ہے۔ ایک تو یہاں پہ گھپلا ہوا ہے کیونکہ وہاں پر چار ہزار گز کی قیمت اسوقت آٹھ کروڑ روپے ہے جس جگہ وہ لوکیشن ہے یہاں پر جو گورنمنٹ نے بیچی ہے جو پچھلی گورنمنٹ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہاں پر آپ اب جو بلوچستان ہاؤس بنا رہے ہیں

اُسکو already آپ لوگوں نے گورنمنٹ نے occupy کیا ہوا ہے۔ کیا یہ پیسے جو دوبارہ آپ ضائع کر رہے ہیں بلڈنگ بنانے پہ یہی پیسے کہیں پر بلوچستان میں پسماندگی ہے یہاں ڈسپنسریوں کی ضرورت ہے یہاں واٹر سپلائی کی ضرورت ہے وہاں پر آپ کیوں یہ پیسے نہیں لگاتے ہیں؟ اور دوسری بات یہ ہے کہ ظاہر ہے کہ یہ جو آپ بلڈنگ بنائیں گے یہ تو آپ لوگوں کے لئے بنے گی جس طرح کہ بلوچستان ہاؤس اسلام آباد آپ لوگوں کے لئے ٹریژری بینچز والوں کے لئے یہ بھی آپ لوگوں کے لئے بنے گا وہاں پر جب ہم اپوزیشن والے جائیں گے تو کہیں گے بھئی ہمارے پاس کمرہ نہیں ہے مجبوراً جب ہمیں کمرہ بھی دیا جائے گا تو ایسا کمرہ دیا جائے گا جو کاکروچوں سے بھرا ہوتا ہے۔ تو وہاں ہم رہتے ہی نہیں ہیں لہذا میں یہ کہوں گا کہ جناب اسپیکر! آپ کسٹوڈین Custodian ہیں اس ہاؤس کے جو پچھلی گورنمنٹ نے جو بیچی ہے اسکو، اِس پہ ایک انکوائری بٹھائی جائے اور یہ نیا جو بنا رہے ہیں اسکو ڈراپ کر دیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مولانا صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اصراف کے یہ حق میں نہیں ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسلام میں یہ اصراف نہیں ہونا چاہیئے اسکو کہیں کسی غریب علاقے میں واٹر سپلائی یا آر ایچ سی بنانے چاہیئے۔

<u>جناب اسپیکر</u>۔ok۔

<u>شفیق احمد خان</u>۔اس میں میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہوں گا سر!

<u>جناب اسپیکر</u>۔اب اس سوال سے۔۔۔

<u>شفیق احمد خان</u>۔دو لفظوں کی وضاحت کروں گا۔

<u>جناب اسپیکر</u>۔جی!

<u>شفیق احمد خان</u>۔کہ جب وہ ہمارا پرانا بنا تھا اُسوقت construction rate کا دو سو پچھتر روپیہ covered area کا تھا آج ایک ہزار بارہ سو روپے covered area کا rate ہے۔ تو کِس بناء پہ وہ بیچا گیا اُسکی حالت بھی ٹھیک ٹھاک تھی اور اُسمیں میں نہیں سمجھتا کہ اگر اُسکو بیچا جائے گا اور ایک ہزار روپے فٹ covered area کیلئے آپ کو extra پیسہ دینا پڑے گا۔

<u>جناب اسپیکر</u>۔ok۔

شفیق احمد خان۔ وہ پلاٹ کی جیسا کہ بات سردار صاحب نے کہی تو اسی طریقے سے۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔ یہ موبائل بند کر دیجئے پلیز۔

شفیق احمد خان۔ اِس پر انکوائری کرائی جائے اور اُس پہ بات ہونی چاہیئے۔

جناب اسپیکر۔ ok۔ جی جمالی صاحب اس پہ تھوڑا سا مختصر۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) میں سردار صاحب سے یہ request کروں گا کہ وہ فرما رہے ہیں کہ جو پہلے بلوچستان ہاؤس تھا اُسکو بیچنے میں کوئی گڑ بڑ ہوئی ہے میں اتفاق کروں یا نہ کروں وہ الگ بات ہے۔ بہرحال اُس پہ اِنکی یہ رائے۔۔۔(مداخلت)۔ میں اس بات پہ ضرور اتفاق کرتا ہوں کہ اُس پہ ایک کمیٹی فارم form ہو، پوچھیں کہ کس دور میں اور کیوں ہوا تھا؟ جہاں تک سردار صاحب کا دوسرا عنصر بات کرنے کا کہ جی نیا بلوچستان ہاؤس نہیں بننا چاہیئے۔ اُسکی میں مخالفت کروں گا ابھی وہ خود ہی فرما رہے تھے کہ جی ایم پی ایز جاتے ہیں دوسرے لوگ جاتے ہیں جگہ نہیں ہوتی۔ تو اِنہی کیلئے تو ہم بنا رہے ہیں صرف یہ نہیں کہ وزیروں کیلئے ہے۔ وزیر بھی ایک ایم پی اے ہوتا ہے۔ جیسے بلوچستان ہاؤس اسلام آباد ہے۔

جناب اسپیکر۔ ok۔ جی!

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب اسپیکر! وہ کہتے ہیں کہ ''جی کا کروچز اُس سے نکلتے ہیں''، تو اِسی وجہ سے تو ہم نیا بنا رہے ہیں۔ اُس کے ڈیزائن بن گئے ہیں اُسکی approval ہوگئی ہے۔ اگر سردار صاحب کہیں تو میں نقشہ بھی اُنکی خدمت میں پیش کر دیتا ہوں۔ ابھی آپ لوگ، اور جس رقم پہ وہ بلوچستان ہاؤس بیچا گیا تھا اُسی رقم سے ہم یہ نیا بنا رہے ہیں۔ کہ ہم زیادہ رقم استعمال نہیں کر رہے ہیں۔ تو، میں کہتا ہوں کل آپ لوگوں کے لئے بھی سہولت ہے اور ہم سب بھائیوں کے لئے بھی سہولت ہے۔۔۔(مداخلت) بھلی نہ ہو بہرحال کیونکہ آپ کے اپنے گھر ہیں۔۔۔۔۔(مداخلت)

جناب اسپیکر۔ شفیق صاحب! آپ بیٹھ کر نہ بولیں۔ آپ بغیر اجازت کے نہ بولیں۔ شفیق صاحب آپ بیٹھیں۔

شفیق احمد خان۔ ایم پی ایز جب جاتے ہیں اُن سے بارہ سو روپے وصول کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر۔ شفیق صاحب آپ بیٹھیں۔

شفیق احمد خان۔ وہاں permanent بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ شفیق صاحب آپ بیٹھیں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) یہ کوئی نئی بات کررہے ہیں حاجی صاحب۔ میری ایک request سُن لیں پھر آپ خوشی سے بولیں۔ جو rate وغیرہ بنائے گئے ہیں previous government نے کیبنٹ کی decision سے بنائے گئے ہیں۔ چاہے بلوچستان ہاؤس آپ کا کراچی ہو چاہے اسلام آباد ہو۔ اُس پہ پچھلی دفعہ بھی یہ بات اُٹھی کہ جی rate زیادہ ہیں تو جام صاحب سے اپنے یہ request کیجئے next Cabinet میں آپ اِس پہ اسکو revise کریں کیونکہ سارے ایم پی اے صاحبان کہہ رہے ہیں کہ جی rate زیادہ ہیں۔ مگر موجودہ صورتحال کو دیکھتے ہوئے کیونکہ بجلی کے بل، گیس کے بل یہ اخراجات بھی پہلے سے rate بڑھ جاتے ہیں۔ اگر ایم پی اے سے مثال آٹھ سو روپے لیا جاتا ہے تو منسٹر سے بارہ سو روپے لیا جاتا ہے۔ صورتحال یہ ہے ہم بھی دیتے ہیں کوئی مُفت میں نہیں ٹھہرتا ہے۔ اور جناب اسپیکر! یہ بھی میں عرض کروں پچھلے کوئی وزراء صاحبان تھے آج تک bill pending اُنکے پڑے ہوئے ہیں بلوچستان ہاؤس اسلام آباد کے۔ ہم request اُن سے اِس ایوان سے کی طرف سے بھی کرتے ہیں کہ مہربانی کرکے وہ ہمیں پیسہ واپس کریں۔

میر جان محمد جمالی۔ جناب اسپیکر! ایک رائے ہے اِس ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں آپ جتنا daily allowance ایک ایم پی اے کو دیتے ہیں یہاں اور اُسکا travelling allowance بنتا ہے per kilometer اُس حساب سے وہ ٹرانسپورٹیشن چارجز ہونی چاہیئے ایسے اداروں کی اور ڈیلی الاؤنس جو فکسڈ ہے آپ کا اس سے زیادہ نہیں ہونا چاہیئے جو ہمیں مِلتا ہے ایم پی اے کو۔ سرکاری ملازمین کا بھی یہی ہوتا ہے طریقہ کار ہم بھی ایم پی ایز کا جو ڈیلی الاؤنس daily allowance ہے اُسکے مطابق رینٹ rent ہونی چاہیئے۔ آسان طریقہ بتا رہے ہیں فیصلہ کرلیں کوئی کمیٹی فارم form کریں جو کچھ کریں۔

جناب اسپیکر۔ اچھا جمالی صاحب! جب یہ تجویز آئی کہ اس مذکورہ معاملے کو کمیٹی کے حوالے کریں تو آپ

لوگوں کی کیا رائے ہے؟ یہ جو سردار صاحب کہہ رہے ہیں۔ پلاٹ کا جو سابقہ حکومت نے کیا ہے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) سر! اُس میں آپ جو آپ کی ہاؤسنگ کمیٹی ہے اُسکو آپ کردیں اور بھلی یہ کیس case اُنکے پاس چلا جائے پچھلی فوجی گورنمنٹ نے as decision لے کر وہ بلوچستان ہاؤس بیچا تھا۔ تو ضرور اِس پہ آپ کمیٹی بٹھائیں اور انکوائری کریں اس پہ۔ ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے اِس پہ۔

جناب اسپیکر۔ مذکورہ سوال 353 کی سپلیمنٹری میں جو تجویز آئی ہے مجلس قائمہ برائے جنرل ایڈمنسٹریشن کے حوالے کیا جاتا ہے۔۔۔۔۔(مداخلت۔شور)

جناب اسپیکر۔ چیئرمین نہیں ہیں ابھی ہو جائے گا ایک دو دن میں۔ ڈاکٹر شمع اسحاق اپنا سوال نمبر دریافت کریں۔ (مداخلت)۔۔۔ سردار صاحب کارروائی کو آگے بڑھنے دیں کبھی کیا مسئلہ کبھی کیا۔۔۔ ضروری نہیں ہے کہ آپ کا نمبر ہو باقی بھی تو آپ کے دوست ہیں۔ جی ڈاکٹر شمع اسحاق۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ Leader of the Opposition کو victimization کر رہے ہیں ناں اُسکے لئے کہ ہم کمیٹیوں کے ممبر ہو جائیں۔

جناب اسپیکر۔ ڈاکٹر شمع اسحاق اپنا سوال نمبر دریافت کریں۔

☆389 ڈاکٹر شمع اسحاق۔ کیا وزیر ملازمتہاء وامور انتظامیہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے۔ کہ صوبہ میں بیروزگاری کی شرح میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ جس سے معاشرتی برائیاں جنم لینا ایک فطری امر ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس وقت صوبہ میں بے روزگاری کی شرح کسقدر ہے نیز کیا حکومت اس سلسلہ میں فوری اقدام اُٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو ان اقدامات کی تفصیل دیجائے؟

وزیر ملازمتہاء وامور انتظامیہ۔ (الف) جی ہاں یہ بالکل درست ہے کہ صوبہ میں بے روزگاری کی شرح میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے مزید یہ کہ حکومت بلوچستان نے بے روزگاری ختم کرنے کے لئے بحوالہ تقریر وزیر خزانہ جناب احسان شاہ حکومت بلوچستان میزانیہ 04-2003 کے تحت امن وامان حکومت

کے پیشِ نظر اولین ترجیح ہے آئندہ سال کے لئے 2263 آسامیاں امن وامان بہتر بنانے کے لئے پولیس کے محکمے میں رکھی گئی ہیں انصاف کی فوری فراہمی کے لئے عدالتوں اور معاون عملے میں پائی جانے والی کمزوریوں کے ازالے کیلئے 129 مختلف اسامیاں رکھی گئی ہیں اور صوبائی حکومت نے دس ہزار افراد پر مشتمل فورس بلوچستان کانسٹیبلری کے نام سے بنانے کا فیصلہ کیا ہے جس کے لئے وفاقی حکومت فنڈ زمہیا کرے گی اس فورس کے قائم ہونے سے نہ صرف بلوچستان میں امن وامان کی صورت حال مزید بہتر ہوگی بلکہ اس سے مقامی لوگوں کو روزگار کے مواقع بھی فراہم ہوں گے مختلف محکموں میں چار ہزار آسامیاں پیدا کی جارہی ہیں جس سے روزگار کے مواقع فراہم ہوں گے اور ترقیاتی اسکیموں میں تقریباً اتنی ہی عارضی آسامیاں اس کے علاوہ ہوں گی۔اس وقت صوبہ میں مندرجہ ذیل میگا پروجیکٹس زیرتعمیر ہیں اور ان پروجیکٹس کی وجہ سے روزگار کے مواقع میسر ہوں گے اور بے روزگاری کے خاتمے میں ٹھوس قدم ہوگا۔

نام	لاگت	جائے وقوع۔
ا۔گوادر ڈیپ سی پورٹ	۱۴ ارب ۹۰ کروڑ	گوادر
۲۔ساحلی شاہراہ	۱۵ ارب ۱۰ کروڑ	ضلع گوادر ولسبیلہ
۳۔کچھی کینال	۳۱ ارب ۲۰ کروڑ	ضلع کچھی، سبی، نصیر آباد، ڈیرہ بگٹی
۴۔میرانی ڈیم	۱۵ ارب ۸۴ کروڑ	ضلع تربت
۵۔کوئٹہ واٹر سپلائی	۷ ارب ۴۴ کروڑ	کوئٹہ
۶۔سباک زئی ڈیم	ایک ارب ۱۰ کروڑ	ژوب، لورالائی

اس کے علاوہ ۷۷ اسکیمات دوسرے بھی ہیں جو اپنی تکمیل کے دورانیے تک ہزاروں افراد کو روزگار مہیا کئے ہوئے ہیں اور ان تمام اسکیمات کی تکمیل کے بعد لاکھوں افراد کے روزگار کا مسئلہ حل ہوگا۔

نیز گوادر ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے قیام سے ضلع گوادر میں کاروبار کے نئے باب کھل جائیں گے اور یہ واحد اسکیم بلوچستان کے بے روزگار افرادی قوت کو کام میں لانے کے لئے کافی ہوگی۔ 31 اگست 1973 میں مرکزی حکومت نے مرکز میں بلوچستان کے سول ملازمین کا کوٹہ ۳ء۵ فیصد کے حساب سے مختص کیا تھا 1981 کی مردم شماری کے حساب سے بلوچستان کے سابق وزیراعلیٰ صاحبان کی طرف سے

حکومت پاکستان اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کا کوٹہ ۳ء۵ فیصد سے بڑھا کر نئی مردم شماری 1998 کے حساب سے 4 فیصد کرنے کے لئے حکومت کو خطوط لکھے تا کہ بلوچستان کے بے روزگار افراد کو زیادہ سے زیادہ ملازمتیں مہیا کی جاسکیں۔ موجودہ حکومت اس سلسلے میں فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ خط و کتابت کر رہی ہے تا کہ بلوچستان کا کوٹہ بڑھایا جاسکے۔

جناب اسپیکر۔ جی!

ڈاکٹر شمع اسحاق۔ جناب اسپیکر صاحب! ایک تو یہ ہم نے question answer کی جو book-let ہے یہ ہمیں آج ہی ملی ہے اور آپ سے یہی request ہے کہ یہ کم از کم ہمیں ایک دن پہلے دے دیا جائے تا کہ جو ہمارے اسمیں ضمنی questions ہوتے ہیں ہم اُن کی تیاری کر کے آیا کریں۔ اس طرح تو نہیں چلے گا لیکن پھر بھی یہاں پہ میرا ضمنی question یہی آرہا ہے کہ جس طرح میں نے پوچھا تھا کہ اس صوبے میں بیروزگاری کی شرح کس قدر ہے؟ جو دن بہ دن اسمیں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اسکی شرح کس قدر ہے اور اسکے لئے حکومت جو ہے آپ لوگ کیا اقدامات کر رہے ہیں؟ تو جیسا کہ آپ نے یہاں پر دیا ہوا ہے ''کہ مختلف محکموں میں ہم نے چار ہزار اسامیاں پیدا کی ہیں اور اس سے روزگار کے مواقع فراہم ہوں گے''۔ اور second آپ نے یہاں پہ یہ نام بھی دیئے ہوئے ہیں گوادر ڈیپ سی پورٹ ہے اور جیسا کہ کچھی کینال اور میرانی ڈیم ہے آپ نے لاگت بھی بتائی ہے۔ لیکن اسمیں ہم کیا اُمید رکھیں کہ گوادر میں جیسا کہ ہم دیکھ تو رہے ہیں کہ گوادر کے حالات وہاں پہ کوئی بھی بلوچستان کا یا بلوچستانی یا وہاں کا اپنا باشندہ تو نہیں لگایا گیا ہے۔ تو آپ نے۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔ سوال کیا بنتا ہے آپ کا؟ سپلیمنٹر کیا بنتی ہے؟

ڈاکٹر شمع اسحاق۔ جی میری سپلیمنٹری یہی ہے کہ یہ جو ہمارے علاقے ہیں جیسا گوادر ڈیپ سی پورٹ ہے، کچھی کینال اور میرانی ڈیم ہے اسمیں ہمارے وہاں کے کتنے لوگ کھپائے جا رہے ہیں؟ کتنے لوگوں کو لگایا جائے گا؟

جناب اسپیکر۔ جی جمالی صاحب!

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) محترمہ آپ اُن کو بننے دیں تو وہاں کے لوگ کھپیں گے

ناں۔ابھی تو start ہی ہو رہا ہے۔

شاہ زمان رند۔ سپلیمنٹری جناب اسپیکر صاحب!

جان محمد بلیدی۔ سپلیمنٹری جناب!

جناب اسپیکر۔ جی!

جان محمد بلیدی۔ جناب والا! روزگار کے حوالے سے جو لسٹ دی گئی ہے یہ نہیں ہے کہ اُنکو بننے دیں۔ ابھی سے بھرتیاں شروع ہیں۔ فرض کریں گوادر پورٹ اتھارٹی میں اسوقت جتنی بھرتیاں ہوئی ہیں سارے باہر کے لوگ ہیں۔ کراچی پورٹ ٹرسٹ سے لوگوں کو لیا جارہا ہے۔ میرانی ڈیم میں باہر کے لوگوں کو لایا جارہا ہے لیکن ہمارے جو اپنے لوگ ہیں اُنکو نظر انداز کیا گیا ہے دوسری بات یہ ہے کہ گوادر پورٹ اتھارٹی میں جو بات ہوئی تھی کہ skilled labour پیدا کرنے کے لئے باقاعدہ ایک پلان plan تھا کہ چار سو بندوں کو ہی ٹریننگ دی جائے گی۔ آیا حکومت نے اس پہ کس حد تک عملدرآمد کیا ہے۔

جناب اسپیکر۔ آپ تقریر نہ کریں۔

جان محمد بلیدی۔ گوادر پورٹ اتھارٹی میں جو باہر کے لوگ جتنے ابھی لگے ہیں اُن میں ہماری ratio کیا بنتی ہے کچھ بھی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر۔ -ok۔ جی!

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) یہ جو skilled labour کی بات کر رہے ہیں جان محمد صاحب اُسمیں یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ جی وہاں کے لوکل لوگ ہی لگیں اور batches میں اُنکو training ملے گی۔ پھر یہ depend کرتا ہے سرکار کے اُوپر گورنمنٹ کے اُوپر کہ ساٹھ آدمیوں کا batch بنائیں گے سو کا یا ڈیڑھ سو کا۔ چھ مہینے اُنکی ٹریننگ ہوگی جیسے وہ pass-out ہوں گے نیا batch آئے گا۔ تو یہ گورنمنٹ کی policy بن چکی ہے۔ میں آپ سے یہ عرض کر رہا ہوں۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب اسپیکر۔ ok۔ آپ سُنیں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) حاجی صاحب! آپ تھوڑی سی مہربانی کریں آپ کو پتہ

نہیں کس بات کی جلد بازی ہے۔

جناب اسپیکر۔ جی شفیق صاحب! پلیز آپ۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) پلیز آپ بات سُن لیا کریں پھر سو مرتبہ آپ question ڈالیں اسمیں۔

شفیق احمد خان۔ جناب!

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) چلیں آپ بات کرلیں میں پھر کرونگا۔

جناب اسپیکر۔ شفیق صاحب! پلیز۔

شفیق احمد خان۔ اسمیں آپ نے۔

جناب اسپیکر۔ شفیق صاحب! میں نے آپ کو اجازت نہیں دی ہے۔ آپ بار بار بغیر اجازت کھڑے ہو جاتے ہیں آپ تشریف رکھیں۔

شفیق احمد خان۔ سر! میرے۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔ آپ تشریف رکھیں۔

شاہ زمان رند۔ جناب!

جناب اسپیکر۔ جی۔

شاہ زمان رند۔ میری وزیر موصوف سے سپلیمنٹری یہ ہے کہ یہاں پر ذکر ہوا ہے بلوچستان کانسٹیبلری کا جس میں دس ہزار لوگوں کو بھرتی کیا جانا تھا اور یہ میرے خیال سے 2003-04 کا تھا اور یہ میرے خیال سے ڈیڑھ ماہ رہتے ہیں next june آنے کو، تقریباً ڈیڑھ ماہ رہتے ہیں اب تک وفاقی حکومت سے اسمیں وزیر موصوف یہ بتانا چاہیں گے کہ یہ ڈیڑھ ماہ میں اتنے ایک سال میں اُنکو جو ہے وہ فنڈز نہیں میسر ہوئے ہیں نہیں ملے وفاق سے اب یہ ڈیڑھ ماہ میں یہ بلوچستان کانسٹیبلری کے یہ فنڈز ریلیز funds release کرواسکیں گے؟ شکریہ۔

جناب اسپیکر۔ جی!

جان محمد بلیدی۔ فنڈ ریلیز نہیں ہوا ہے۔ سال ختم ہو گیا ہے صرف ہمیں لارے لپے دیئے جا رہے ہیں۔

جان محمد بلیدی ۔ بیان بازیاں کی جارہی ہیں ایک لائن لگے کہ ہم اتنے ہزار لوگ بھرتی کرینگے لیکن آپ دیکھیں کیا ہورہا ہے سر! کچھ بھی نہیں ہے عملی طور۔۔۔

جناب اسپیکر ۔ جان محمد صاحب! اس طرح کارروائی نہیں چلے گی کہ آپ بیک وقت تین کھڑے ہوکر خود شروع ہوجاتے ہیں آپ مجھے تھوڑا مواقع دیں اتنا جلدی آپ کو کیا ہے۔ نہیں ہم آپ کو مواقع دینگے لیکن آپ تھوڑا سا۔

جان محمد بلیدی۔ سر! ہم آپ کے امید سے آکر کچھ کہتے ہیں واللہ کے اگر آپ نہ ہوں ہم آجائیں۔

جناب اسپیکر۔ ہم آپ کو مواقع دیں آپ بغیر اجازت کے نہ بولا کریں۔

جان محمد بلیدی۔ آپ مختلف ہیں دوسروں سے سر!

جناب اسپیکر۔ آپ بغیر اجازت کے نہ بولا کریں۔

جان محمد بلیدی۔ اسی لئے کیونکہ سر! آپ کی غیر موجودگی میں یہاں کچھ اور بھی دوست بیٹھے تھے جو ہمارے ساتھ حشر ہوا۔

جناب اسپیکر ۔ جی آپ اب تین کھڑے ہیں، جی۔

سلیم احمد کھوسہ ۔ جناب اسپیکر صاحب! یہ جو پروجیکٹ زیر تعمیر ہیں وزیر موصوف صاحب فرمائیں گے کہ ان پر کتنا پرسنٹ کام ہوچکا ہے؟ اور اپنا کچی کینال یہ پنجاب سے آرہا ہے کیا اس پر بلوچستان میں کام شروع ہوچکا ہے؟

جناب اسپیکر ۔ یہ فریش کیوسچن بنتا ہے آپ کا، جی شفیق صاحب!

شفیق احمد خان ۔ جناب اسپیکر! واسا کے بارے میں سات ارب روپے کی بات رکھی گئی ہے کہ گزشتہ دس سالوں سے یہ بات چلی آرہی ہے اور ابھی تک انہوں نے تمام جو پوسٹیں تھیں وہ Fill کرلی ہیں بھرتیاں کرلی ہیں کوئی بھی پوسٹ باقی نہیں اب جیسے بیروزگاری کی بات ہے مرک مارکر کمپنی نے ہمارے تمام ملازمین کو نکال دیا اس میں سے اب وہ لوگ بھوک ہڑتال پر بیٹھے ہیں ایک سو چالیس آدمیوں کو گرفتار کرکے ان کو جیلوں میں ڈال دیا گیا ہے بیروزگاری کی یہ حالت ہے کہ ہر گھر کے دروازے بند۔۔۔۔

جناب اسپیکر ۔ یہ آپ کی سپلیمنٹری ہے۔

شفیق احمد خان ۔ یہ سپلیمنٹری سر! اسی کے حوالے سے ہے سر! کہ سات ارب روپے کا آپ نے کہا ہے کہ اس میں یہ واسا کے حوالے کیا سات ارب روپے وہ تمام بھرتیاں ں ہو چکی ہیں اوراسی طرح سے مارکر کمپنی کے جو لوگ بھوک ہڑتال پر بیٹھے ہیں بیروزگاری اور بریگیڈیئر عبدالرزاق صاحب نے تمام کو نکال دیا ہم تو سمجھتے ہیں کہ اس طریقے سے بہت زیادتی ہوگی کل وہاں سے سارے یہاں جلوس لے کر آ رہے ہیں ہماری گزارش ہے کہ اس کو صحیح طریقے سے سامنے لایا جائے اور اس کا صحیح جواب دیں۔

جناب اسپیکر ۔زیارتوال صاحب! زیادہ ہوگئی ، زیارتول صاحب پانچ چھ سپلیمنٹری ہوگئی ، جی جمالی صاحب آپ نے سب کا سن لیا آپ ذرا اس پر، جی۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) سر! میری گزارش ہے۔۔۔۔

عبدالرحیم زیارتوال ۔سکزئی ڈیم جو چار ارب کا منصوبہ تھا اس کو یہاں ایک ارب غلطی سے لکھا گیا ہے یا اس کو گھٹا دیا گیا ہے اس کو کیا ہوا سکزئی ڈیم ابھی شروع بھی نہیں کیا ہے اس کے بارے میں تفصیلات دیں گے۔

جناب اسپیکر ۔جی جمالی صاحب! تین چار سپلیمنٹری اکھٹے آپ نے سن لئے اس کا۔۔۔۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) اس کا میں پتہ کروا دیتا ہوں جی پھر موصوف کو بتا دیتے ہیں کہ ایگزکٹ اماؤنٹ کتنی ہے، بھائی گوادر پورٹ پر آپ کیا چاہتے ہیں ذرا بتا تو دیں جب آپ سے میں عرض کرتا ہوں آپ کہتے ہیں جی یہ نہیں ہے تو پھر میں آپ کو کیسے کنونس کروں، واسا سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے میں آپ سے گزارش کروں حاجی صاحب اس کے منسٹر الگ ہیں آپ سارا جمبل ممبل کر کے اکھٹے وہ فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو الگ بات ہے۔

جناب اسپیکر ۔جی جمالی صاحب!

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب! جواب تو دے رہا ہوں اب پتہ نہیں ہے وہ کیا کہلوانا چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر ۔آپ ذرا سن لیں اس کو، OK، جی جمالی صاحب!

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) وہ الگ کرتا ہے وہ الگ بات کرتا ہے جی گوادر پورٹ

کے بارے میں آپ کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں۔

جان محمد بلیدی۔ یہ معلوم کرنا چار رہا ہوں کہ جس طرح دیکھیں ایک سازش ہو رہی ہے ہم نے پہلے بھی کہا کہ آپ کے پاس Skill لوگ نہیں ہیں اور گوادر میں Skill لوگوں کی ضرورت ہے اور پلان آپ لوگوں نے یہ دیا ہے کہ گوادر پورٹ کی تعمیر ہونے سے قبل ہم اتنے لوگ Skill پیدا کریں گے کہ وہ گوادر پورٹ کو چلائیں گے جبکہ گوادر پورٹ اتھارٹی کی جانب سے ہماری انفارمیشن یہ ہیں کہ آپ لوگوں کو کہا گیا ہے کہ لوگوں کے نام دیں جن کی ٹریننگ ہوں لیکن تا حال حکومت اس سلسلے میں نہ کچھ کر رہی ہے نہ کرنے کی طرف جا رہی ہے ہم سمجھتے ہیں کہ وہ بھی سازش میں برابر کا شریک بنتا جا رہا ہے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) اس میں کوئی سازش کی بات نہیں ہے جی ہمارے مہربان کی سوچ اپنی ہے دو دن پہلے ہی میں نے گورنر صاحب سے جا کر گزارش کی تھی اور انہی نے یہ Idea دیا تھا کہ ہم اسے لاسٹ میں ہم ٹریننڈ کرینگے لوگوں کو اب وہ کوشش یہ کر رہے ہیں کہ Maxim وہاں پر ٹرینڈ ہوں ایک جیسی ٹریننگ ہو جائیگی وہ آگے لگتے جائیں گے اور دوسرا اسیکشن جو ہے وہ تیار ہو جائیگا مگر ابھی ہمارے بھائیوں ہوسکتا ہے اعتماد نہیں ہو رہا ہے اس بات پر کیونکہ صرف ان کو فکر نہیں ہے ہمیں بھی فکر ہے اس بات کی کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ کی یہ تکلیف دور ہو اور اس میں گورنمنٹ کوئی مبالغہ آرائی نہیں کریگی یہ میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں۔

عبدالرحیم زیارتوال۔ جناب اسپیکر! وفاقی ملازمتوں میں ہمارا جتنا کوٹہ ہے اس پر عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے وزیر موصوف سے میرا سوال ہے کہ اس کوٹے پر عمل درآمد کے لئے وہ کیا اقدامات اٹھائیں گے کس طریقے سے اس کوٹے پر وفاقی ۔۔۔۔۔

شاہ زمان رند۔ جناب اسپیکر صاحب! میرے خیال سے جو سپلیمنٹری پہلے ہو چکی اس کا جواب ابھی تک موصول نہیں ہوا ہے۔

جناب اسپیکر۔ آپ بتا دیں۔

شاہ زمان رند۔ جی میری سپلیمنٹری یہ تھی جناب اسپیکر صاحب! جو بلوچستان کانسٹیبلری کی بات ہے یہاں پر اس میں دس ہزار لوگوں کو بھرتی کرنا تھا ایک سال گزرنے کو ہو چکا ہے اور یہ دوسرے سال میں یعنی جون

میں ڈیڑھ ماہ رہ چکا ہے اگر ایک سال میں اس دس ہزار لوگوں کے لئے وہاں مرکز سے ہمیں فنڈ میسر نہیں ہوا ہے نہیں لا سکا صوبائی گورنمنٹ تو وہ ڈیڑھ ماہ میں ان کو یہ مل سکتا ہے۔

جناب اسپیکر۔ جی جمالی صاحب!

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) اس میں سر! دیکھتے ہیں ہم لوگ چونکہ فنڈ ز مرکز سے ہی آتے ہیں اور پہلے پولیس کے لحاظ سے کافی بھرتیاں ہو چکی ہیں اب یہاں پر کانسٹیبلری کا تعلق ہے تو جیسے ہی مرکز سے فنڈ ز ملتے جائیں گے یہاں پر بھرتیاں ہوتی جائینگی اور ہم یہی چاہتے ہیں کہ سب کو اپنے حقوق ملیں اس میں اور اگر تھوڑی سی دیر ہوگئی ہے کیونکہ ہمارے اپنے فنڈ ز تو نہیں ہیں یہ مرکز ہمیں دے رہا ہے کیونکہ ابھی بجٹ بھی بنانا ہے ان میں پھر این ایف سی ایوارڈ کی میٹنگز ہونی ہیں تو ایک حتمی جب بھی فیصلہ ہوگا تو یہ کام آگے چل پڑے گا۔

شاہ زمان رند۔ جناب اسپیکر صاحب! اگر اس طرح یہ وقت گزرتا گیا میں سمجھتا ہوں ہم لوگوں کا پریڈ ہی چلا جائیگا پھر تو ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائیں گے گھروں میں وہ پریڈ ہی نکل جائیگا تو بھرتی کہاں سے ہو جائیں گے۔

جناب اسپیکر۔ OK، جی۔

عبدالرحیم زیارتوال۔ جناب اسپیکر! ہمارا جو کوٹہ ہے اس پر عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے بلکہ آج سے نہیں بیس سال سے، تو ہماری جو صوبائی گورنمنٹ ہے خصوصاً صوبائی وزیر جمالی صاحب میرا کیوسچن یہ ہے کہ اس کوٹے پر عمل درآمد کے لئے وہ کیا اقدامات اٹھائیں گے کس طریقے سے اس پر عمل درآمد ہوگا۔

جناب اسپیکر۔ جناب کچکول علی ایڈووکیٹ صاحب اپنا سوال نمبر دریافت فرمائیں۔ اب اس پر کافی ہوا۔

شفیق احمد خان۔ جواب نہیں آیا ہے سر! آپ مجھے بتائیں ہم لوگ کدھر جائیں اخر ادھر سیکرٹری ہماری بات نہیں سنتے ہیں ادھر منسٹر ہماری بات نہیں سنتے ہیں۔۔۔

جناب اسپیکر۔ ابھی آپ لوگ یہ طے کریں آپ ہمیں مشورہ دیں اب ایک کیوسچن پر تین، پانچ، دس کتنی سپلیمنٹری آپ کرو گے؟ جی آپ بتا دیں، Please آپ سن لیں اگر آپ بیک وقت تین تین بولیں گے کسی کا جواب نہیں آئیگا آپ تھوڑی سنجیدگی سے سنیں شفیق صاحب! میرا مقصد یہ ہے کہ اگر ہر ایک

خاموشی سے اجازت لے کر سب کو مواقع ملیں گے لیکن آپ مجھے بتائیں کہ ایک کیوسچن پر کتنی سپلیمنٹری ہوگی؟ ایک گھنٹہ میں میرے پاس، ایک گھنٹہ ہے ابھی تک دو کیوسچن ہوئے ہیں میں ایک گھنٹے میں انیس کیوسچن کو کیسے نمٹاؤں گا۔

شفیق احمد خان۔ سر! کہاں جائیں منسٹر ہماری بات نہیں سنتے ہیں سیکرٹری ہماری نہیں سنتے ہیں وزیراعلیٰ صاحب ہماری نہیں سنتے ہیں آپ نہیں سنیں گے تو پھر ہم جا کر باہر تڑے پر بیٹھ جاتے ہیں سر!

جناب اسپیکر۔ آپ تعاون کریں۔ جی!

سردار ثناء اللہ زہری۔ مجھے آپ نے مائیک دیا ہے جناب اسپیکر! مائیک میں مشورہ دوں میں یہ چاہتا ہوں کہ رولز میں یہی ہے کہ جب ایک کوسچن ہوتا ہے اس کی سپلیمنٹری ہوتی ہے اس کا جواب دینا چاہیے منسٹر کو اس کے بعد دوسری ہونی چاہیے پھر تیسری ہونی چاہیے اس کے بعد کنٹنیو لی ان کے جوابات آنے چاہیے آپ رولز میں دیکھیں تین سپلیمنٹری کرنے کی گنجائش ہے یا چار، اتنے کی اجازت دیں ان کو۔

جناب اسپیکر۔ تین ہے۔

سردار ثناء اللہ زہری۔ آپ بھی کہتے ہیں کہ اگر تین تین کیوسچن آپ سپلیمنٹری کرتے ہیں اور پھر اس کے بعد وزیر کو کہتے ہیں جواب دے دو اس کے لئے Possible نہیں ہے جواب دینا۔

جناب اسپیکر۔ نہیں یہ بھی ٹھیک ہے لیکن آپ یہ۔۔۔۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب اسپیکر! میں آپ سے گزارش کرونگا یہ ایک کنونشن بھی ہے ٹریڈیشن بھی ہے صوبائی اسمبلی کی نیشنل اسمبلی کہ جس کا سوال ہوتا ہے اس کا پہلے حق ہوتا ہے دو سپلیمنٹریز کا اس کے بعد ایک یا دو سپلیمنٹری جس کو آپ Allow کریں گے وہ کریں تا کہ ابھی آپ نے خود دیکھ لیا کہ دوسرے سوال پر ہمارا گھنٹہ ضائع ہو رہا ہے اب معلومات جو کنسنڈ آدمی ہے جس کا سوال ہے پہلے حق اس کا بنتا ہے جس کو آپ Allow کریں ایک کریں دو کریں چاہیے تین کریں تا کہ منسٹر جو ہے اس کا صحیح جواب دے سکے اور ہمارے مہربانوں کی تسلی ہو اس میں ابھی ہر آدمی اٹھ کر جی سپلیمنٹری کرے گا چیئر آپ کے پاس ہے آپ جس کو Allow کریں وہی کریں۔

جناب اسپیکر۔ وقفہ سوالات دس بجکر چالیس منٹ پر شروع ہوا گیارہ بجکر چالیس منٹ پر ختم ہوگا ابھی آپ

کی مرضی ہے جی۔

(شور،شور،شور)۔

جناب اسپیکر۔ میں کیا کہوں آپ بتائیں آپ تعاون نہیں کر رہے ہیں آپ ایک ایک کیوسچن پر سب کھڑے ہوتے ہیں۔

شفیق احمد خان۔ پوائنٹ آف آرڈر پر سر! میں بولنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔ پوائنٹ آف آرڈر پر نہیں اب۔ جی!

جان محمد بلیدی۔ جناب والا! بالکل تین سے زیادہ سوال نہیں ہونگے لیکن یہ ہے کہ بالکل تین سے زیادہ سپلیمنٹری نہیں ہوگی اس میں شرط یہ ہے کہ جو سوال کیا گیا ہے اس کی تفصیلی جواب تو ہمیں موصول ہوا ابھی دیکھیں سر! سوال میں چھ ڈیپارٹمنٹ کا ذکر کیا گوادر پورٹ اتھارٹی، ساحلی شاہرہ، کچی کینال، میرانی ڈیم لیکن اس میں جو وضاحتیں طلب کی گئی ہیں اس کا بالکل ذکر ہی نہیں ہے جواب میں سر!

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب اسپیکر! اس کا ایک طریقہ یہ ہمارا موصوف بھائی اگر Satisfy نہیں ہوتے تو اگلی دفعہ ایک نیا کیوسچن کرلیں نیا سوال ڈال دیں جس کا وہ بخوبی جواب دینگے۔

جناب اسپیکر۔ کچکول صاحب اپنا سوال نمبر دریافت کریں۔

☆536 کچکول علی ایڈووکیٹ۔ کیا وزیر ملازمتہاء وامور انتظامیہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

صوبہ میں متعین مقامی، ڈومیسائل اور وفاق کی جانب سے تعینات کردہ صوبائی سیکرٹریوں کی تفصیل دی جائے؟

وزیر ملازمتہاء وامور انتظامیہ۔ صوبہ بلوچستان میں متعین مقامی رڈومیسائل اور وفاق کی جانب سے تعین کردہ صوبائی سیکرٹریوں کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں:۔

صوبائی سروس کے سیکرٹری صاحبان

نمبر شمار	نام رگریڈ	موجودہ تعیناتی	لوکل رڈومیسائل
1	میجر (ریٹائرڈ) نادر علی (بی۔20رکنٹریکٹ)	ایڈیشنل چیف سیکرٹری پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ	لوکل ضلع کوئٹہ
2	ڈاکٹر محمد شفیع زہری (بی۔20رہیلتھ)	سیکرٹری ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ	لوکل ضلع خضدار

3- جناب غلام محمد گولہ (بی۔20/سی اینڈ ڈبلیو)	سیکرٹری کمیونیکیشن اینڈ ورکس ڈیپارٹمنٹ	لوکل ضلع جعفرآباد
4- جناب منور خان مندوخیل (بی۔20/آئی اینڈ پی)	سیکرٹری اریگیشن اینڈ پاور ڈیپارٹمنٹ	لوکل ضلع ژوب
5- جناب عبدالسلام خان (بی۔20/پی ایچ ای)	سیکرٹری پبلک ہیلتھ انجیرنگ ڈیپارٹمنٹ	لوکل ضلع لورالائی
6- جناب عبدالمنان کاکڑ (بی۔20 بی سی ایس)	سیکرٹری مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ	لوکل ضلع لورالائی
7- جناب عبدالسلام بلوچ (بی۔20/ایگریکلچر)	سیکرٹری انوائرنمنٹ، وائلڈ لائف، لائیوسٹاک فارسٹ اینڈ ٹورازم ڈیپارٹمنٹ	لوکل ضلع چاغی
8- جناب غلام سرور مینگل (بی۔20/بی ایس ایس)	سیکرٹری فشریز ڈیپارٹمنٹ	لوکل ضلع قلات
9- جناب امتیاز حسین (بی۔20/جوڈیشل)	سیکرٹری لاء ڈیپارٹمنٹ	ڈومیسائل ضلع کوئٹہ
10- جناب محمد ایوب بلوچ (بی۔20/بی ای ایس ایس آئی)	سیکرٹری انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ	لوکل ضلع پنجگور

وفاقی سروسز کے تعینات سیکرٹری صاحبان

نمبرشمار نام آفیسر	موجودہ جائے تعیناتی	لوکل/ڈومیسائل
1- محمد فاروق جوگیزئی ڈی ایم جی (بی۔20)	ممبر II/سیکرٹری ایکسائز کوئٹہ	لوکل ضلع ژوب
2- کیپٹن (ر) فریدالدین احمدزئی ڈی ایم جی (بی۔20)	پرنسپل سیکرٹری برائے وزیر اعلیٰ بلوچستان	لوکل قلات
3- کیپٹن (ر) نیاز محمد خان جعفر ڈی ایم جی (بی۔20)	سیکرٹری پاپولیشن	لوکل ضلع موسیٰ خیل
4- کیپٹن (ر) محمد یونس درانی ڈی ایم جی (بی۔20)	سیکرٹری بلدیات	لوکل ضلع کوئٹہ
5- خالد محمود بھٹہ ڈی ایم جی (بی۔20)	سیکرٹری پی اینڈ ڈی	ڈومیسائل کوئٹہ لوکل کوئٹہ
6- خواجہ محمد اکبر صدیق ڈی ایم جی (بی۔20)	سیکرٹری خوراک وزراعت	ڈومیسائل ضلع گجرانوالہ
7- میجر (ر) مظفر علی آفریدی ڈی ایم جی (بی۔20)	سیکرٹری صنعت اور محنت	پشاور
8- عبدالرؤف خان ڈی ایم جی (بی۔20)	سیکرٹری ہوم	لاہور
9- احمد محمود زاہد (سیکرٹریٹ گروپ)	سیکرٹری مالیات	بہاولپور
10- منیر احمد بادینی ڈی ایم جی (بی۔19)	سیکرٹری تعلیم	لوکل ضلع چاغی
11- کیپٹن (ر) محمد علی خان ڈی ایم جی (بی۔19)	سیکرٹری ایس اینڈ جی اے ڈی	لوکل ضلع کوئٹہ

جناب اسپیکر۔ جی کچکول صاحب! کوئی سپلیمنٹری۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب! میں نے تو پارٹی سے یہ کہا پھر انفارمیشن لیا تھا کہ ہمارے بلوچستان کے لوگوں کو کس حد تک اکاموڈیٹ کی ہے یہ خوش نصیبی ہے کہ سارے ہمارے بلوچستانی ہیں لیکن پھر یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ انہیں وہ جذبات خدمات نہیں ہیں بلوچستان کی لوگوں کی کچھ کمزوریاں پارلیمنٹرین کی ہیں

اتنے سارے افسران ہمارے لوکل ہوتے ہوئے پھر بھی ہماری پسماندگی، اور یہاں جو حالات ہیں البتہ ایک ضمنی سوال ہے میرا وہ یہ کہ جناب! حال ہی میں دو ڈی ایس پی کو انہوں نے آرمی کے Indicate کئے ہیں پولیس میں آیا جو پولیس کے Prescribed rules ہیں انہوں نے انہیں ایپر شیٹ کے طور پر Anchoragement کے خاطر یہ پروموشن دی ہے آیا وہ جو سینئر یٹی لسٹ ہے وہ Disturb نہیں ہوگا اور آرمی کے لوگوں کو میں کہتا ہوں کہ پہلے ڈی ایم جی میں لے آتے تھے یہ ایک نئی نظیر ہے کہ آرمی کے لوگوں کو پولیس میں بھی Indicate کرنا اس پر اگر جناب والا! منسٹر موصوف۔

<u>جناب اسپیکر</u>۔ جی جمالی صاحب!

<u>میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی)</u> یہ سر! اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کرتی ہے اسلام اباد میں اور دو ایس پی صاحبان واقعی جیسے فرما رہے ہیں آرمی سے آئے ہیں اور اسٹیبلشمنٹ کرتی ہے اس کا مقصد فیڈرل گورنمنٹ کرتی ہے یہاں پر آل ریڈی ہمارے پاس ایس پیز کی ڈی آئی جیز کی اسامیاں بہت ویکینٹ پڑی ہیں اور پرابلم یہ ہے کہ پولیس کے باہر سے لوگ نہیں آنا چاہتے ہیں پتہ نہیں کس وجہ سے ۔۔۔۔

<u>جناب اسپیکر</u>۔ سردار صاحب! آپ please سردار صاحب please اس کو بولنے دیں۔ جی۔

<u>میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی)</u> وہ ان کے ذاتی معاملات ہیں، وہ ان کا یہ ہے جی کیونکہ بچوں کی تعلیم کا مسئلہ ہوتا ہے اب یہ جب میں ایوان کو بتا رہا ہوں تو یہ الٹا میرے اوپر بوچھاڑ کرتے ہیں وہ وجوہات خود ہی وہ جانتے ہیں اکثریت ان افسرز کی نہیں آنا چاہتے ہیں بلوچستان سروس کے لئے حالانکہ یہاں پر بھی عزت والے لوگ ہیں سرداری نوابی سسٹم والے ہیں سارا کچھ ہے مگر یہ جو دو افسروں کا فرمایا کچکول علی صاحب نے اسٹیبلشمنٹ ڈویژن نے بھیجے ہیں یہاں پر سروس کے لئے ۔۔۔۔

<u>جناب اسپیکر</u>۔ جی کچکول صاحب!

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ</u>۔ جناب! ایک بات یہ ہے کہ میرے موصوف منسٹر ایک چیز کو جانے میرے خیال میں کہ پولیس کی اپنی ایک پروفیشنل ایسپلازیشن ہوگی ابھی آرمی کے لوگوں کو نہ پولیس رولز کا پتہ نہ انہیں Investigation کا پتہ نہ انہیں چالان کا پتہ نہ انہیں ایف آئی آر کا پتہ ابھی آرمی کے لوگوں کو صرف خوشنودی کی خاطر اور یہاں جو ہمارے اپنے لڑکے ہیں ان کی سینئریٹی لسٹ ہوگی ان کے ساتھ ایک

Injustce ہوگا اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہاں سپریم کورٹ کی اسٹینڈنگ ڈیسیژن بھی ہے اور یہ ہم کہتے ہیں کہ سپریم کورٹ کی ڈیسیژن کی والیشن بھی ہے اور ہمارے جو اپنے لوگ ہیں ان کی پروموشن ہوگی وہ پولیس ان کے ساتھ ایک ناانصافی ہوگی۔

جناب اسپیکر۔ تو کچکول صاحب! جمالی صاحب نے تو بتا دیا ہے کہ یہ اسلام اباد سے ہوئے ہیں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب والا! اسلام اباد ایسا نہیں کہ وہ ہر چیز کر سکتا ہے ہم بولتے ہیں تو ہمارے خلاف مقدمات درج ہونگے لیکن ہم اسلام اباد کو اتنی ہی چھوٹ نہ دیں کہ وہ ہر چیز کا مالک ہو جائے وہ تو ہم دیکھ رہے ہیں کہ ڈرائیوروں کو پنجاب سے لا رہے ہیں اور یہاں کے سر! جو لوگوں نے ایجوکیشن حاصل کی ہے انکی جو پروموشن ڈیو ہے انہیں کیا کریں گے سر! انہیں یہ ڈیسکریج کریں گے کیا یہ اس صوبے کے عوام کے ساتھ ایک زیادتی نہیں ہوگی اور یہ گورنمنٹ وقت کی ذمہ داری ہے کہ ہمارے لوگوں کے مفادات کا تحفظ کریں اور ہم یہ کہتے ہیں کہ ان کی انڈیکیٹ کرنے سے اور انہی کی جو یہ پروموشن کریں گے ہمارے اپنے ڈی ایس پیز جو ہیں یہ بالکل Prostate ہونگے۔

جناب اسپیکر۔ جمالی صاحب اس پوائنٹ کو نوٹ کر دیں۔ جی۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) اس پر میں ایک گزارش کر دوں جی اس میں یہ ہوتا ہے جب وہاں سے بھیجے جاتے ہیں تو یہاں پر چیف منسٹر صاحب کو کنسلٹ کیا جاتا ہے ان کو لیں یا نا لیں آپ کی پراونشل گورنمنٹ کا صوابدیدی اختیار ہے یہی تو میں عرض کر رہا ہوں آپ تھوڑا سا سن لیا کریں اب اگر یہاں پر یہ پراونشل گورنمنٹ نہیں لینا چاہے گی تو وہ نہیں آئیں گے یہاں واپس چلے جائیں گے مگر وہ ایک سسٹم ہے سر! جیسے آئی جی چیف سیکرٹری فیڈرل گورنمنٹ کے نمائندے ہوتے ہیں اسی طریقے سے وہاں پر Major as equal to s p معنیٰ آج کل کے ڈی پی او اب کیپٹن جو ہوتا ہے وہ اس سے ایک گریڈ کم ہوتا ہے اور فوج ایسا ہے کہ ان کی بھی ٹریننگ ہوتی وہ صحیح کہتے کہ پولیس والی ٹریننگ نہیں ہوتی ہے پولیس والی ٹریننگ تو ہم اور آپ بھی نہیں کر سکتے مگر اگر پروانشل گورنمنٹ نہ لینا چاہے تو ان کے اپنے اختیارات ہیں کوئی یہ نہیں کہ زبردستی ٹھونسے جائیں گے۔

جناب اسپیکر۔ OK ۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب والا! کیونکہ ہمارے یہاں جو اپنے ڈی ایس پی ہیں ان کی پروموشن ان کا جو رائٹ ہے Fundamental وہ بالکل انفرینج ہونگے وہ متاثر ہونگے آرمی والے تو ہر چیز پر وہ ہیں وہ سارے ڈائریکٹر وہی ہیں۔

جناب اسپیکر۔آپ کے پوائنٹ کو نوٹ کیا گیا ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ یہ ساری چیزیں ایسی ہی ہیں تو یہاں سول لوگوں کا کیا انجام ہوگا، سر! میں کہتا ہوں کہ میرے جو فاضل دوست نے بتا دیا تھا وہ اس سلسلے میں اپنی جو رائے ہے اس کی وہ ٹیکنیکل بتا دیں کہ یہ انہیں واپس کر دیں گے جیسے اس نے سی ایم کا ریفرنس دیا میں کہتا ہوں کہ ایس اینڈ جی اے ڈی کا منسٹر ہے وہ سارے یہاں جتنے افسر ہیں کسٹوڈین وہی ہے وہ یہ کہیں کہ ہم نہیں لیں گے کیونکہ ہمارے اپنے ملازمین کی سینئر یٹی ہے وہ ڈسٹرب ہوگی۔

جناب اسپیکر۔جی جمالی صاحب!

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) ابھی تک ہم نے ہاں نہیں کیا ہے ان کو میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں ہم نے ہاں نہیں کیا ابھی تک اور آپ کی ایڈوائز ہم ضرور لیں گے۔

جناب اسپیکر۔ OK، جی۔

عبدالرحیم زیارتوال۔ ہم فرما رہے ہیں اسمبلی کے فلور پر ہر چیز کا ایک طریقہ کار پہلے سے وضع ہے اور اس طریقہ کار کو اگر ہماری صوبائی گورنمنٹ وفاقی گورنمنٹ کوئی والیشن کر رہی ہو تو صوبائی گورنمنٹ کو چاہیے کہ اس کی والیشن کو روکے مثال کے طور پر کہتے ہیں کہ ہمارے پاس لوگ نہیں ہیں وفاقی ملازمتوں میں جو ہمارا کوٹہ ہے اس میں پولیس کا کوٹہ ہوا کرتا ہے سب کوٹے اس میں ہوا کرتے ہیں لیکن اس پر آپ عمل درآمد نہیں کرواتے ہیں آپ اس کے بارے میں ان کو نہیں کہتے ہیں آپ نے بھی اس کو اس لئے ریلف دے دی ہے وزیر موصوف صاحب اس بارے میں وہ کیا کہیں گے کیسے کریں گے اس کو، اس کوٹے پر جو ہمارے وفاق کے ساتھ ملازمتوں کا ہے روزگار کا ہے اور اتنے لوگ ہمارے بیروزگار ہیں اس پر عمل درآمد نہیں کر رہا ہے وفاق تو ہم کیا کریں گے وفاق کو۔

جناب اسپیکر۔ جی جمالی صاحب!

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) میں جناب! زیارتوال صاحب کا سوال سمجھا نہیں ہوں ان کا یہ خیال ہے۔ کہ جو ہمارا پانچ پرسنٹ کوٹہ ہے اور یہاں سے جو آفیسر جاتے ہیں ان کو فیڈرل گورنمنٹ کے محکموں میں کھپایا جائے۔ میں یہ سمجھوں کہ ہمارا جو آفیسرز کا کوٹہ ہے مطلب ان کو ان کا فیڈرل گورنمنٹ میں حق دیا جائے۔

عبدالرحیم زیارتوال۔ نہیں ابتدائی اپوئنٹمنٹ میں ہمارے کوٹہ کے حساب سے اپوائینمنٹ نہیں ہو رہی ہیں۔ عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے وضاحت یہ ہے کہ ہمارا وفاق کے ساتھ جو کوٹہ ہے پاپولیشن کی بنیاد پر جو 3.5 تھا اب چار کر دیا ہے یہ اب چار کا جو کوٹہ ہے اس پر میں یہ کہہ رہا ہوں کہ گزشتہ بیس سال سے عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے اب صوبائی گورنمنٹ اس کوٹہ پر عمل درآمد کے لئے کیا کریں گے۔

جناب اسپیکر۔ رحیم صاحب یعنی وہ کوٹہ خالی جا رہا ہے یا کوئی اور اپوئینٹ ہو رہا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال۔ اور اپوئینٹ ہو رہے ہیں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) میں سمجھ گیا ہوں ایسا کوئی کیس ہے تو وہ ہمیں بتا دیں ہم جب ہمارا حق ہے ہم فیڈرل گورنمنٹ کو رکوئیسٹ کر کے کہیں گے کہ ہمارا حق ہے آپ ہمیں دیں اس میں جو کوٹہ ہے آپ بھی ہمارے بھائی ہیں آپ ہمیں بتا دیں تو آفیشلی ان کو مطلع کر لیں گے۔

عبدالرحیم زیارتوال۔ جناب! کیس یہ ہے کہ اس کوٹے کو سرے سے عمل درآمد ہی نہیں ہو رہا ہے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) ہم کوشش کریں گے کہ اس پر عمل درآمد کر کے دکھائیں۔

جناب اسپیکر۔ رحیم صاحب اس کا بہترین حل ہے کہ آپ اس کے لئے بریف بنائیں۔

جناب اسپیکر ۔کوئی سپلیمنٹری ہے۔

محمد اسلم بھوتانی۔ جناب سپلیمنٹری ہے گزارش یہ ہے کہ یہ جو دو آفیسرز آئے ہیں جن کا ذکر زیارتوال صاحب نے کیا ہے یہ دونوں بلوچستان کے اور جو دس فیصد آرمی کا جو سول سروسز میں کوٹہ ہے اس کے تحت یہ بھرتی ہوئے ہیں اور ان کی پوسٹنگ بلوچستان میں ہوئی ہے کل کو کہیں اور جائیں گے چالیس اور ساٹھ فیصد کا ایک ریشو ہے ڈی ایم جی اور ڈی ایس پی آفیسرز کا۔ جو کہ صوبوں میں فیڈرل گورنمنٹ کھپاتی ہے تو اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ دوسری یہ شکایت ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ میں بلوچستان کو نمائندگی نہیں

ہے تو جام صاحب نے بالکل اس معاملے کو ٹیک اپ کیا اور جام صاحب کی کوشش سے اور وزیراعظم صاحب ہمارے اس صوبے سے ہیں انہوں نے دلچسپی لی اس وقت تین آفیسرز تو مجھے یاد ہیں جو فیڈرل گورنمنٹ کے ماتحت اداروں میں بلوچستان کی نمائندگی کررہے ہیں مبشر ظفر صاحب۔ سیکرٹری ایس اینڈ جی اے ڈی پہلے تھے اب پلاننگ ڈویژن میں ہیں امین صاحب واپڈا میں ہیں جو ممبر واٹر ہیں۔ تو سردار شریف نیپڈا میں ہے یہ سارے آفیسرز بلوچستان سے ہیں۔ اور ایک دور ہوتا تھا کہ بلوچستان کے لوکل سیکرٹری نہیں ہوا کرتے تھے آج اگر آپ دیکھیں بائیس چھبیس جو صوبائی سیکرٹری ہیں وہ سارے بلوچستان کے لوکل ہیں تین چار جو باہر کے صوبوں سے آئے ہیں تو جناب! جب اتنا یہ حکومت کررہی ہے اب زیارتوال صاحب کو کسی نے کچھ کہہ دیا ہے بغیر پڑھے لکھے تیاری کے یہاں بولنا شروع کردیا ہے پہلے سٹڈی کریں ڈسکس کریں۔ پھر آکر بولیں۔ (ڈیسک بجائے گئے)

<u>جناب اسپیکر</u>۔ او کے۔ جی!

<u>عبدالرحیم زیارتوال</u>۔ بھوتانی صاحب کہہ رہے ہیں لیکن وہ موضوع سے ہٹ کر بول رہے ہیں یعنی جو موجودہ سٹاف ہیں وہ باقی اس صوبے سے ہیں میں ان کی بات نہیں کررہا ہوں ہمارا جو کوٹہ وفاقی محکموں میں ملازمتوں میں اس پر عمل درآمد نہیں ہورہا ہے اس پر عمل درآمد کے لئے کیا کریں گے یہ چلا جاتا ہے۔

<u>جناب اسپیکر</u>۔ وہ جمالی صاحب نے بتادیا ہے ہم لکھیں گے۔

<u>جناب اسپیکر</u>۔ ہاں دوسرا سوال۔

<u>جناب اسپیکر</u>۔ کچکول علی ایڈووکیٹ صاحب سوال نمبر ۶۰۵ دریافت کریں۔

<u>☆605 کچکول علی ایڈووکیٹ</u>۔ کیا وزیر ملازمتہاء وامور انتظامیہ ازرہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلعی حکومتوں کو مستحکم کرنے کے لئے محکمہ منصوبہ بندی وترقیات اور محکمہ خزانہ کے آفیسران کو بذریعہ پبلک سروس کمیشن تعینات کیا گیا ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان افیسروں کی اب تک کن کن اضلاع میں تقرر اور تعیناتی کی گئی ہے نیز اب تک کتنے افیسرز OSD ہیں۔ اور ان افیسروں کو تنخواہ کی مد میں کتنی ادائیگی ہوئی تفصیل دی جائے؟

وزیر ملازمتہاء وامور انتظامیہ۔(الف)صوبائی اور ضلعی سطح پر حکومتی استعداد بڑھانے کے لئے سال 2001 میں اس وقت کی کابینہ میں منصوبہ بندی ومعاشیات گروپ اور مالیات واکاؤنٹس گروپ کے 50،50 افسران بذریعہ صوبائی پبلک سروس کمیشن بھرتی کئے۔

(ب)مذکورہ افسران کو میرٹ کی بنیاد پر سیکریٹریٹ اور مختلف اضلاع میں تعینات کر دیا گیا ہے پچیس (25) افسران کو سیکریٹریٹ جبکہ ترپن (53) افسران کو تمام اضلاع میں تعینات کیا گیا ہے لہذا اس وقت کوئی O.S.D نہیں ہے جہاں تک ان افسران کو تنخواہ کی مد میں ادائیگی کی تفصیل کا تعلق ہے تو محکمہ منصوبہ بندی نے اب تک تقریباً انسٹھ لاکھ تہتر ہزار اور محکمہ خزانہ نے ستر لاکھ چار ہزار روپے ادا کئے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہے تو کریں۔

جناب اسپیکر۔ جناب! اس میں میرا سوال یہ ہے کہ یہ جو لڑکے تھے انہوں نے پبلک سروس کمیشن سے مقابلہ کا امتحان پاس کر کے اور ہم نے یہ بھی سنا ہے کہ یہ بڑے اچھے اور competent لڑکے ہیں اور ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے جتنے اضلاع ہیں وہاں جو فنانس کے کوئی ماہر ہی نہیں ہیں یہاں جو ڈیولیشن پلان کے تحت انہوں نے وہاں پلاننگ آفیسرز تو رکھ دیئے ہیں ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ جو لڑکے ہیں ان کا جو talent ہے جس پر خطیر رقم حکومت نے ان کی پڑھائی پر خرچ کی ہے ان کی جو صلاحیتیں ہیں یہ ان کو بروئے کار نہیں لا رہے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ ضمنی یہ ہے۔ جی جمالی صاحب!

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) اس میں ہمارے پبلک سروس کمیشن کے 78 لڑکوں نے امتحان پاس کیا ہوا ہے اور یہ دو سال سے یہ فائل پڑی ہوئی تھی اس کا ہم نے نوٹیفکیشن نکال دیا ہے انکو میرٹ پر پہلے جو حکومت بلوچستان کے محکمہ جات تھے ٹاپ کے لڑکوں کو رکھا ہے کھپایا ہے اس کے بعد لوکل گورنمنٹ کو دیئے ہیں پرائرٹی دی ہے کوئٹہ کو دو ٹاؤن ہے اور 53 لڑکے ایسے ہیں جو ہم نے ڈسٹرکٹ کونسلز کو دے دیئے ہیں اور یہ ڈائرکٹ سترہ گریڈ میں بھرتی ہوئے ہیں۔ اور یہاں پر میں کہوں گا شاید وہ مانے یہ نہ مانے اس حکومت کا یہ کریڈٹ ہے کہ دو سال سے ایک فائل پڑی ہوئی تھی اور بلوچستان کے بچے تھے ان کو ہم نے سترہ گریڈ میں ڈائریکٹ بھرتی کیا ہے مگر اس کی پوسٹنگ میرٹ بیسز پر کی ہے۔ اس

میں کچھ ضرور سفارشیں آئی ہیں اب میں معذرت سے کہتا ہوں وہ میں نے نہیں کی ہیں۔ ہمارے ایم پی اے صاحبان آئے کہ قلات میں نہ لگائیں اس کو خضدار میں لگائیں ہم نے کہا فی الحال ان بچوں کو جانے دیں۔ اگر وہ بعد میں میوچل تبادلے چاہتے ہیں اور ہم نے ان 78 بچوں کا گزٹ نوٹیفیکش ستره نکال دیا ہے۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال۔</u> جناب! اسمیں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے یہ لکھا ہے جہانتک ان افسروں کی ادائیگی کی تفصیل کا تعلق ہے محکمہ منصوبہ بندی نے اب تک 69 لاکھ 73 ہزار اور محکمہ خزانہ نے ستر لاکھ چار ہزار روپے ادا کئے ہیں یہ منصوبہ بندی کا علیحدہ ہے ان کا علیحدہ ہے پوچھنا میں یہ چاہتا ہوں کہ محکمہ منصوبہ بندی ان کو کس مد میں ادا کر رہا ہے اور محکمہ خزانہ ان کو کس مد میں ادا کر رہا ہے۔ جواب ٹھیک نہیں ہے۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> جی جمالی صاحب!

<u>میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی)</u> اس میں میں آپ کو گزارش کروں اب یہ حکومت کا کام ہے جس محکمے سے ان کو تنخواہ تو مل رہی ہے نا۔ اس کو ہم ریگولرائز کر لیں گے جیسے ہمارے لاز ہونگے ایس اینڈ جی اے ڈی کے کا ایک محکمے کے ذریعے ان کا ہونا چاہیئے ہم نے ان کو نوکری پر تو لگا دیا ہے تو ابھی صحیح طریقے سے ریگولرائز کر دیں گے۔

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ۔</u> جن ملازمین کی تنخواہ پی اینڈ ڈی دے گا جناب! اس سے یہ عکس کیا جائے گا یہ مستقل ملازمین نہیں ہیں۔ اور ان لڑکوں نے امتحان پاس کیا ہے تجربہ سے ہم لوگوں نے یہ دیکھا ہے کہ پی اینڈ ڈی جو تنخواہ دے گا وہ ڈویلپمنٹ کی مد سے ہونگے انہی کی جو نان ڈویلپمنٹ کا بجٹ ہے فنانس دے گا میں کہتا ہوں ابھی تک جوان نوجوانوں کے سر پر جو تذبذب ہے یہ کچکول کے یا کسی کے اور وزیر کی سفارش پر نہیں آئے ہیں یہ اپنی قابلیت پر آئے ہیں۔

<u>میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی)</u> یہ حکومت بلوچستان کے مستقل ملازمین ہیں ان کے سر پر کوئی تلوار نہیں لٹک رہی ہے گزٹ نوٹیفکیشن ہے ڈویلپمنٹ اور نان ڈویلپمنٹ کی کوئی بات نہیں ہے۔

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ۔</u> یہ اچھا ہوا آپ نے کہہ دیا کہ ڈویلپمنٹ اور نان ڈویلپمنٹ کی کوئی بات نہیں ہے میرا سوال یہ ہے کہ ہمارے فاضل ایکسپرٹ لوگ ہیں اور سارے دیہاتوں میں ہیں اور وہاں فنانس کے

معاملے کوکوئی نہیں جانتا ہے اے بی سی کا کسی کو پتہ نہیں ہے اور جو یہ ہمارے پاس پچاس جو ہیں فنانس کے اچھا جانتے ہیں اس میں کس چیز کی دیر ہے آپ ان کو تمام اضلاع میں بھیج دیں۔

جناب اسپیکر۔ آپ کی تجویز ہے اضلاع کو بھیج دیں جی جمالی صاحب!

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب! اس میں 53 لڑکے اضلاع میں پوسٹ ہو گئے ہیں۔ اور باقی یہاں سولہ ڈیپارٹمنٹ میں میرٹ پر کر دیئے ہیں ٹاپ پرائریٹی پر سب سے زیادہ پرائریٹی ہم نے کوئٹہ ٹاؤن کو دی ہے اس کے بعد سارے اضلاع میں جو ان کے گھروں کے نزدیک ہیں وہیں پر بھیج دیا ہے۔

جناب اسپیکر۔ کچکول صاحب اپنا سوال نمبر 643 دریافت کریں۔

☆643 کچکول علی ایڈووکیٹ۔ کیا وزملازمتہاء وامور انتظامیہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ انتظامیہ سے عدلیہ الگ ہونے کے بعد اسسٹنٹ کمشنر صاحبان کے تمام اختیارات جوڈیشل مجسٹریٹ صاحبان کو منتقل ہو گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ انتظامی سطح پر ایک نائب تحصیلدار سے لیکر لیویز سپاہی تک کوفراہم کردہ سینکڑوں سرکاری گاڑیاں اور مکانات اضلاع میں تقسیم کر دیئے گئے ہیں؟

(ج) اگر جزو (الف وب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ کے تمام سب ڈویژن اور اضلاع میں تعینات جوڈیشل مجسٹریٹ صاحبان سرکاری گاڑیوں اور مکانات سے محروم ہیں جس کی بنا ان کے سرکاری امور نمٹانے میں انتہائی دشواریاں پیش آرہی ہیں نیز کیا حکومت جوڈیشل مجسٹریٹوں کو سرکاری گاڑیاں اور مکانات فوری مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے؟

وزیر ملازمتہاء وامور انتظامیہ۔ جواب موصول نہیں ہوا۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب اسپیکر! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب! اس کا جواب موصول نہیں ہوا ہے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) کچکول صاحب جواب ہے میرے پاس میں اسکی وضاحت کر دوں کل میں نے اسپیکر صاحب سے یہ Request کی تھی آپ کے دوسوالوں کے جواب

میں دیر ہو گئے تھے میں آپ سے ایک Request کرونگا جناب اسپیکر! کچکول علی صاحب نے 6 مہینہ پہلے بھی ایک سوال کیا تھا ابھی وہ دوبارہ ریپیٹ کی ہے بلوچستان ہاؤس بلوچستان کے بارے میں آپ سے یہ درخواست کرونگا کہ 6 مہینے پہلے جو ایک سوال ہو جاتا ہے تو اگر وہ اس پر زور نہ دیں تو اسکی مہربانی ہوگی۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! اگر وہ ہے تو خود ہی ڈیپارٹمنٹ اسکو وہ کر دیں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب! آپ میری مدد کے لیے میں اسپیکر صاحب سے یہ کہونگا کیونکہ ریکارڈ ان کے پاس ہوتا ہے تو یہ دیکھے کہ ایک question جو پہلے ہو جاتا ہے اسکو دوبارہ نہ لائے۔

جناب اسپیکر۔ ہم چیک کریں گے انشاءاللہ۔

کچکول علی ایڈووکیٹ جناب اسپیکر! یہ سوال جو ہم نے کیا ہے یہ بالکل فریش ہے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب! یہ ہے ہوم ڈیپارٹمنٹ کا جواب مجسٹریٹ وغیرہ یہ سارے ہوم ڈیپاٹمنٹ کے under میں آتا ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب والا! اگر یہ آپ سے متعلق نہیں ہے تو پھر آپ ہوم ڈیپارٹمنٹ کو یہ سوال ریفر کریں جناب! آپ اس سوال کو ڈیفر کریں۔

جناب اسپیکر۔ ٹھیک ہے Question No 643 مئوخر کیا جاتا ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ Thank you Sir

جناب اسپیکر۔ اب عبدالمجید خان اچکزئی صاحب اپنا سوال نمبر پکاریں وہ نہیں ہے آج کی فہرست سوالات میں شامل جناب عبدالمجید خان اچکزئی کے سوالات نمٹائے گئے تصور کیا جائے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ point of order جناب اسپیکر صاحب! ادب کیساتھ ہمارے 150 زمینداروں کو پولیس نے آپ کے اسمبلی گیٹ کے قریب گرفتار کیا ہے میں کہتا ہوں کہ اس سلسلے میں حکومت کے بنچ سے اور یہ جو ہماری اتھارٹی ہے میں کہتا ہوں کہ یہ لوگوں کا حق ہے کہ وہ اپنے حقوق کے لیے احتجاج کر کے اسمبلی کے قریب آ کر انہیں گرفتار کرنا یہ ایک اچھی روایت نہیں ہے جناب والا!

میں جناب کے توسط سے یہ کہونگا کہ اتھارٹی کو آپ حکم دیں کہ جو 150 زمینداروں کو گرفتار کیا ہے یہ ساری سر! اچھی چیزیں نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر۔ جی جمالی صاحب!

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب والا! ہم لوگ اس وقت تک واک آؤٹ کرتے ہیں جب تک ان کے مطالبات حکومت نہ مانے اور انہیں رہا نہ کرے۔

سردار ثناء اللہ زہری۔ جناب والا! انہیں کیوں گرفتار کرتے ہو یہ پہلے سے واپڈا کے ہاتھوں مارے ہوئے لوگ ہیں جناب اسپیکر! وہ پر امن احتجاج کر رہے ہیں اپنے حق کے لیے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب اسپیکر! صبح میں نے منسٹر صاحب سے بات کی میں نے کہا کہ آپ کے حق میں زمینداروں کا بیان آیا ہے یہ تو بڑی اچھی بات ہے آپ آپس میں بن گئے انہوں نے کہا کہ ہم بن گئے تو جناب اسپیکر! وجوہات ہمیں بھی سمجھ نہیں آرہی ہیں کہ کیا بات ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب والا! وہ تو آج ہمیں گرفتار کرنے والے تھے آج ہم لوگوں نے یہاں دھرنا دیا جناب اسپیکر! سردار ثناء اللہ ایک معزز سردار اور چیف آف جھالاوان ہیں۔

جناب اسپیکر۔ کچکول صاحب Please آپ بات سنیں مجھے صرف 2 منٹ موقع دیں تاکہ ہم معلوم کریں کہ انہیں کیوں گرفتار کیا گیا ہے مولانا واسع صاحب کہاں ہیں ہوم منسٹر کہاں ہے نوشیروانی کہاں ہیں اب سوالات کا ٹائم تو پورا ہوا 10 منٹ میں مزید دیتا ہوں ممتاز حسین شاہ صاحب اپنا سوال نمبر 391 دریافت کریں۔

☆391 سید ممتاز حسین شاہ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

ضلع نصیر آباد کو ادویات کی مد میں سالانہ کسقدر رفنڈز دیا جاتا ہے۔ تفصیل دی جائے۔ کیا مذکورہ فنڈز نا کافی ہونے کی بناء حکومت اس میں مزید اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں وجہ بتلائی جائے؟

وزیر صحت۔ بمطابق ایگزیکٹو ضلعی افسر صحت نصیر آباد۔ ضلع نصیر آباد کو ادویات کی مد میں سالانہ اسی لاکھ روپے (80,00,000) مختص کیے گئے ہیں۔ جہاں تک مذکورہ فنڈ کافی یا ناکافی ہونے کا تعلق ہے اس ضمن میں موجودہ نظام کے تحت محکمہ مالیات رخزانہ از خود براہ راست تمام ضلعی حکومتوں کا بجٹ متعلقہ ڈی۔

سی ۔او کو بجھواتا ہے اور ضلعی حکومت اپنی ضروریات کے مطابق صحت کی مد میں بجٹ یونین کونسل کے ذریعے علاقے کی ضرورت کے حساب سے تقسیم کرتی ہے۔لہذا مزید تفصیل ضلعی حکومتوں سے معلوم کی جاسکتی ہے۔

حافظ حمداللہ (وزیر صحت) جناب اسپیکر! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ جی کوئی supplimentary ہے۔

سید ممتاز حسین شاہ۔ جناب اسپیکر! جیسا کہ محترم وزیر صاحب نے نصیر آباد کے لیے 80 لاکھ مختص کیے گئے ہیں جناب اسپیکر صاحب! کیا محترم وزیر صاحب بتائیں یہ گے کہ ڈسپنسری اور ہسپتالوں کو کتنا فنڈ دیا جاتا ہے اسکی تفصیل بتائی جائے؟

جناب اسپیکر۔ شاہ صاحب! اس کے لیے آپ فریش سوال لائیں یہ سپلیمنٹری نہیں بنتی ہے.جی رند صاحب

شاہ زمان رند۔ جناب! میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں جو ڈسٹرکٹ نصیر آباد کے لیے 80 لاکھ روپے مختص کی ہے آیا تمام اضلاع کے لیے 80 لاکھ کی مد ہے یا اس سے اوپر نیچے ہے۔

جناب اسپیکر۔ جی حافظ صاحب!

حافظ حمداللہ (وزیر صحت) میں ممبر موصوف کی خدمت میں عرض کروں کہ اسکا دارومدار اضلاع کی آبادی کے اوپر ہوتا ہے یہ ان پر منحصر ہوتا ہے کہ کتنی آبادی ہے ایک ضلع کی ویسے تو overall ہم بجٹ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو دیتے ہیں پھر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ Distribute کرتی ہے کہ وہ وہ ہیلتھ کے لیے کتنا اور ایجوکیشن کے لیے کتنا رکھتا ہے۔

جناب اسپیکر۔ یعنی آپ یہاں سے مختص نہیں کرتے ہیں کہ ایجوکیشن کے لیے اتنا اور ہیلتھ کے لیے اتنا۔

حافظ حمداللہ (وزیر صحت) جناب اسپیکر! ہم تو کوئی تجویز یا سفارش کر سکتے ہیں لیکن پھر ان پر منحصر ہے۔

شاہ زمان رند۔ جناب اسپیکر صاحب! وزیر موصوف میرے خیال سے سمجھ نہیں پا رہے ہیں وہ خود اپنے جواب میں یہ لکھا ہے کہ ضلع نصیر آباد کو ہیلتھ سیکٹر کے لیے 80 لاکھ روپے مہیا کیے جاتے ہیں اب یہ کہتے ہیں کہ یہ ضلعی حکومت کا کام ہے۔

جناب اسپیکر۔ حافظ صاحب! سپلیمنٹری ہی بنتی ہے کہ جیسے آپ نے 80 لاکھ روپے نصیر آباد کو دیا ہے باقی

ضلعوں کو بھی اسی طرح سے یا کچھ کم ہے؟

حافظ حمد اللہ (وزیر صحت) جناب اسپیکر! اسی طرح سے نہیں دیا جاتا ہے میں نے آپ کو کہا کہ آبادی کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کو دیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر۔ OK -OK رحمت علی بلوچ صاحب!

رحمت علی بلوچ۔ جناب اسپیکر! میں وزیر موصوف صاحب سے یہ سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر دیا ہوا ہے کہ اس ضمن میں موجودہ نظام کے تحت محکمہ مالیات خزانہ از خود براہ راست تمام ضلعی حکومتوں کو بجٹ دے گا جناب والا! میں جناب منسٹر صاحب کو یہ گوش گزار کرنا چاہتا ہوں جس طرح میرے ڈسٹرکٹ کا تعلق ہے یا باقی اضلاع ہیں بلوچستان میں ضلعی نظام کے تحت ابھی ضلعی حکومتوں کے پاس بالکل فنڈ نہیں ہے آیا آپ بحثیت صوبائی وزیر اپنے اسپیشل کوٹے سے ہسپتالوں کو آپ کس قدر ادویات کی مد میں پیسے دیتے ہیں یا ادویات دیتے ہیں؟

حافظ حمد اللہ (وزیر صحت) یہ الگ بات ہے کہ ضلعی حکومت کہتے ہیں ہمارے پاس فنڈ نہیں ہے ادویات نہیں ہیں یہ تو آپ انہی ڈی سی او اور ضلعی حکومت سے پوچھ سکتے ہیں کہ ہمارے ضلع میں جو ادویات کے حوالے سے کتنے پیسے رکھے ہیں زیادہ رکھے ہیں تو زیادہ کیوں رکھا گیا ہے اور اگر کم رکھا گیا ہے تو کم کیوں رکھا گیا ہے یہ مفاد عامہ کا مسئلہ ہے اس سے ہمارا اتنا زیادہ تعلق نہیں ہے۔

رحمت علی بلوچ۔ جناب! میں وزیر صحت سے یہی کہنا چاہتا ہوں کہ ضلعی ناظم یا تحصیل ناظم یہ کہہ رہے ہیں کہ صوبائی حکومت ہمیں فنڈز نہیں دے رہی ہے آپ نے بطور صوبائی وزیر یہ خیال کیا ہے کہ وہاں پر غریب مریضوں کو ایک پیناڈال ٹیبلٹ نہ ملے تو ان کا کیا حال ہوگا۔

حافظ حمد اللہ (وزیر صحت) تینتیس فیصد اضلاع کو دیا جاتا ہے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو کوٹہ دیا جاتا ہے اب وہ ہیلتھ سیکٹر میں کتنے رکھتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ او کے جی۔

عبدالرحیم زیارتوال۔ جناب! بنیادی طور پر سوال اور جواب میں تضاد پایا جاتا ہے میں اس کا جواب پڑھ دوں اور اس کے بارے میں بعد میں آپ کو بتاوں گا بمطابق ایگزیکٹو صحت نصیر آباد یعنی ضلع نصیر آباد کو

ادویات کی مد میں سالانہ اسی لاکھ روپے مختص کئے گئے اور جہاںتک فنڈ کا فی یا نا کافی ہونے کا تعلق ہے اس ضمن میں محکمہ مالیات خزانہ نہ خود براہ راست متعلقہ ضلعی حکومتوں کو بھجواتا ہے اور ضلعی حکومت کی ضروریات کے مطابق یونین کونسلوں کو تقسیم کرتا ہے اور مزید تفصیلات ضلعی حکومتوں سے معلوم کی جاسکتی ہیں۔

اس میں بنیادی سوال یہ ہے کہ اتھارٹی کس کی ہوگی یہاں شروع میں لکھا ہے کہ اسی لاکھ روپے ہم نے دیے ہیں ڈسٹرکٹ ایگزیکٹو نصیر آباد کو انہوں نے خود دیے باقی کا تو اس سوال کا آپ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور ان کے محکمے کے ڈیپارٹمنٹ کو جتنے ضلع ملتے ہیں اس کا جواب انہوں نے دینا ہے ڈی سی او کا بھی جواب انہوں نے دینا ہے محکمے کے پاس ایگزیکٹو ہیلتھ آفیسر کے پاس جو پیسے جاتے ہیں وہ کیسے خرچ کرتے ہیں اس کی اتھارٹی کس کے پاس ہوگی اس سوال کو اس طرح سے نہیں کرنا چاہئے تھا کہ تفصیل ان سے معلوم کریں کون معلوم کرے کیسے معلوم کریں اس سوال کو بنیادی طور پر سمجھیں اور اس کے مطابق جواب ہو۔

<u>جناب اسپیکر</u>۔ جی حافظ صاحب!

<u>حافظ حمداللہ (وزیر صحت)</u> میں نے پہلے بھی ان کو کہا ہے۔

<u>نواب محمد اسلم رئیسانی</u>۔ جناب! تقریباً ایک سو پینتالیس زمینداروں کو گرفتار کر کے بجلی روڈ تھانے میں بند کروایا ہے جب تک ان زمینداروں کو رہا نہیں کروایا جاتا ہے ہم پھر نیچے بیٹھتے ہیں اور دھرنا دیتے ہیں۔

اپوزیشن کے ممبر نیچے بیٹھ گئے دھرنا دیا۔

<u>جناب اسپیکر</u>۔ وقفہ سوالات ختم۔

<u>جناب اسپیکر</u>۔ کچکول صاحب سردار صاحب آپ نے یہ نیا طریقہ نکالا ہے آپ بار بار یہاں آ کر زمین پر بیٹھ جاتے ہیں سردار صاحب! ایسے نہیں چلے گا۔

<u>جناب اسپیکر</u> ۔آپ اپنی سیٹوں پر بیٹھیں جام صاحب آئیں گے بات ہوگی۔

اب اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اجلاس کی کارروائی دوبارہ گیارہ بجکر پچپن منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر الحاج جمال شاہ کاکڑ شروع ہوئی)

جناب اسپیکر۔سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

محمد خان مینگل ۔سیکرٹری اسمبلی ۔ سید احسان شاہ وزیر خزانہ آج کے اجلاس میں مصروفیات کی وجہ سے شرکت نہیں کر سکتے ہیں رخصت کی درخواست دی ہے۔

سیکرٹری اسمبلی ۔ معزز ممبر عبدالمجید خان اچکزئی صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست دی ہے۔

سیکرٹری اسمبلی ۔معزز ممبر محمد اکبر مینگل ذاتی مصروفیات کی وجہ سے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست دی ہے۔

سیکرٹری اسمبلی ۔ محترم ممبر طارق مگسی صاحب طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

سیکرٹری اسمبلی ۔ محترم منسٹر پرنس فیصل داؤد صاحب وزیر مواصلات وتعمیرات چند مصروفیات کی وجہ سے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست دی ہے۔

سیکرٹری اسمبلی ۔محترم ممبر سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل اپنے حلقے کے دورے پر گئے ہوئے ہیں معزز ممبر نے بائیس اور چوبیس کے اجلاسوں کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

سیکرٹری اسمبلی ۔ جناب! مولوی فیض محمد وزیر محنت وافرادی قوت بوجہ بیماری کی وجہ سے کراچی کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں جناب وزیر موصوف بائیس اور چوبیس کے اجلاسوں کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

سیکرٹری اسمبلی ۔محترمہ ممبر رقیہ سعید ہاشمی صاحبہ ذاتی مصروفیات کی وجہ سے کوئٹہ سے باہر ہیں لہذا بائیس اپریل کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتی ہیں رخصت کی درخواست دی ہے۔

سیکرٹری اسمبلی ۔معزز ممبر نواب بالاچ خان مری اپنے ذاتی انتخابی حلقے کوہلو کے دورے پر ہیں لہذا موجودہ اجلاس کے مکمل سیشن کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

سیکرٹری اسمبلی ۔ جناب حبیب الرحمٰن محمد حسنی وزیر جیل خانہ جات سرکاری امور کے سلسلے میں اسلام آباد گئے ہیں وزیر موصوف بائیس اور چوبیس اپریل کے اجلاسوں کے لئے عدم موجودگی کی اطلاع دی ہے۔

سیکرٹری اسمبلی۔ محترمہ ممبر حاجی جمعہ خان بگٹی ذاتی مصروفیات کی وجہ سے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اسپیکر۔سوال یہ ہے کہ آیا تمام رخصتیں منظور کی جائیں۔(رخصتیں منظور کی گئیں)

جناب اسپیکر۔اجلاس کی کارروائی بارہ بجے مورخہ 24/اپریل 2004 صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔تاہم آج کی کارروائی آئندہ غیر سرکاری دن کے لئے مؤخر کی جاتی ہے۔

(اجلاس کی کارروائی مورخہ 24/اپریل 2004 صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوگئی)